سُوْرَةُ الشُّعَرَآءِ

رکوع نمبر ۱　　آیات ۱ تا ۹　　وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹/۵

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○
شروع خدا کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے ○
In the name of Allah, the Beneficent, the Merciful.

طٰسٓمّٓ ۱ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۲
طٰسم ۱ یہ کتاب روشن کی آیتیں ہیں ۲
1. Ta. Sin. Mim.
2. These are revelations of the Scripture that maketh plain.

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا
مُؤْمِنِيْنَ ۳
(اے پیغمبر) شاید تم اس (رنج) سے کہ یہ لوگ ایمان نہیں
لاتے اپنے تئیں ہلاک کر دو گے ۳
3. It may be that thou tormentest thyself (O Muhammad) because they believe not.

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً
فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۴
اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے نشانی اتار دیں پھر اُنکی
گردنیں اس کے آگے جھک جائیں ۴
4. If We will, We can send down on them from the sky a portent so that their necks would remain bowed before it.

وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۵
اور انکے پاس (خدائے) رحمٰن کی طرف سے کوئی نئی نصیحت نہیں
آتی مگر اس سے مُنہ پھیر لیتے ہیں ۵
5. Never cometh there unto them a fresh reminder from the Beneficent One, but they turn away from it.

فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا
بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۶
سو یہ تو جھٹلا چکے اب ان کو اس چیز کی حقیقت معلوم
ہو گی جس کی ہنسی اڑاتے تھے ۶
6. Now they have denied (the Truth); but there will come unto them tidings of that whereat they used to scoff.

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الْاَرْضِ كَمْ اَنْۢبَتْنَا فِيْهَا
مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ۷
کیا انہوں نے زمین کی طرف نہیں دیکھا کہ ہم نے اس میں
ہر قسم کی کتنی نفیس چیزیں اگائی ہیں ۷
7. Have they not seen the earth, how much of every fruitful kind We make to grow therein?

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۚ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ
مُّؤْمِنِيْنَ ۸
کچھ شک نہیں کہ اس میں (قدرت خدا کی) نشانی ہے
مگر یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں ۸
8. Lo! herein is indeed a portent; yet most of them are not believers.

وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۹ ع
اور تمہارا پروردگار غالب (اور) مہربان ہے ۹
9. And lo! thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

سورۃ شعرا بھی مکی سورتوں میں شمار کی گئی ہے اور گزشتہ مضمون یعنی کفار کے انکار پر بات کو آگے بڑھاتے ہوئے اس کیفیت کو بیان کرتی ہے جو رحمت للعالمین ﷺ پر وارد ہوتی تھی رسول اللہ ﷺ بھی تو یہ سب بات خوب جانتے تھے کہ ان کا نہ ماننا ان کی ان برائیوں کا نتیجہ ہے جس سے ان کی فطری صلاحیت تباہ ہو گئی اور آپ کا یہ ایمان بھی تھا کہ اللہ ہر چیز پہ قادر ہے اگر وہ منوانا چاہے تو کوئی انکار نہیں کر سکتا نیز آپ ﷺ کو یہ علم بھی تھا کہ آپ کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے منوانا نہیں مگر اس کے باوجود جب کفار انکار کی راہ اختیار کرتے تو آپ ﷺ کی نگاہِ پاک میں تو وہ منظر ہوتا تھا کہ اس انکار کے نتیجہ میں انہیں کس حال میں دوزخ میں جھونکا جائے گا تو فطری رحمدلی اور شفقت کے باعث آپ ﷺ کو بہت دکھ ہوتا تو ان آیات مبارکہ میں آپ ﷺ کی دلجوئی کے لیے پھر سے ارشاد فرمایا گیا اور آپ ﷺ کو اس طرف متوجہ کیا گیا کہ یہ ایک ایسی روشن کتاب ہے جو واضح دلائل مہیا کرتی ہے اللہ کی وحدانیت پر اور اس کے معبودِ برحق ہونے پر آگے ان دلائل کو قبول کرنا یا نہ کرنا یہ بندے کو اختیار دیا گیا ہے تو اگر کوئی اپنی پسند سے دوسری راہ یعنی انکار کی راہ اپناتا ہے تو آپ اس کا دکھ اس قدر محسوس نہ کیجیے کہ جان سے جانے کا خطرہ پیدا ہو جائے اگر یہ نہیں مانتے تو نہ ماننے کا بھی انہیں اختیار ہے بھلا اگر ان سے منوانا ہی مقصد ہوتا تو کوئی ایسی نشانی نازل کر دی جاتی کہ ان کی گردنیں جھکی رہ جاتیں انہیں بعد الموت کا مشاہدہ کرا دیا جاتا یا یہ کہ جو نہ مانے گا سانس نہ لے سکے گا یا اسے سر میں درد شروع ہو جائے گا تو کون انکار کرتا مگر ایسا نہیں بلکہ انہیں پسند و ناپسند کی مہلت دی گئی ہے اور یہ صرف آپ سے نہیں ہو رہا بلکہ کفار کے پاس جب بھی اللہ کی طرف سے جو بہت بڑا رحم کرنے والا ہے کوئی ہدایت نازل ہوئی اور کتاب آئی تو انہوں نے اس حد تک بے رخی برتی کہ اس کا انکار کر دیا اور ان حقائق کا تمسخر اڑایا جو اللہ نے بیان فرمائے تھے مگر وہ دن بھی دور نہیں کہ جب وہ تمام حقائق اُن پر ظاہر ہو جائیں گے اور ان منازل سے انہیں گزرنا ہو گا جن کا مذاق اڑاتے تھے یہ اس قدر اندھے ہیں کہ زمین اور اس کی رُوئیدگی پہ بھی غور نہیں کرتے کہ اللہ نے کس قدر پودے اگا دیئے ہیں اور ان سب کا

طریق بھی متعین ہے نر و مادہ ہیں اپنا اپنا کام کرتے ہیں اور جو پھل پھول یا نتیجہ ان سے مطلوب ہے وہ دے رہے ہیں اللہ کا نظام کس قدر عظیم اور مضبوط ہے کہ ہر شے پیدا ہونے سے لے کر فنا ہونے تک اس کے ایک ایک ضابطے کی پابندی کرتی ہے اور ان سب کا حاصل انہی کی یعنی انسان ہی کی خدمت ہے تو کیا انسان جس کی سب خدمت کرتے ہیں اور جو واقعی اللہ کے نظام میں تکوینی امور میں اس کے ضابطوں کے تحت ہر منزل سے گزرتا ہے جہاں اسے اختیار دیا گیا ہے وہاں کوئی نتیجہ نہ ہوگا کیا اس سارے نظام میں ایسے دلائل کی کمی ہے ہرگز نہیں ہر صنعت صانع کے کمالِ قدرت کی گواہ ہے صرف انہیں میں سے اکثر کو ایمان نصیب نہیں اور یہ نہیں مانتے پھر ایسے لوگوں کا دکھ آپ اتنی شدت سے کیوں محسوس کریں ان کا کردار تو یہ ہے اللہ انہیں تباہ کردے اور وہ غالب ہے کر سکتا ہے مگر وہ رحم کرنے والا ہے کہ انہیں مہلت دے رکھی ہے کتاب نازل فرمائی اپنا رسول مبعوث فرمایا یہ اس کے کرم کی بات ہے

رکوع نمبر ۲ آیات ۱۰ تا ۳۳ وَقَالَ الَّذِيْنَ ١٩/٦

وَاِذْ نَادٰى رَبُّكَ مُوْسٰٓى اَنِ ائْتِ الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۙ﴿۱۰﴾	اور جب تمہارے پروردگار نے موسیٰ کو پکارا کہ ظالم لوگوں کے پاس جاؤ ﴿۱۰﴾	10. And when thy Lord called Moses, saying: Go unto the wrongdoing folk,
قَوْمَ فِرْعَوْنَ ۭ اَلَا يَتَّقُوْنَ ﴿۱۱﴾	(یعنی) قوم فرعون کے پاس. کیا یہ ڈرتے نہیں ﴿۱۱﴾	11. The folk of Pharaoh. Will they not ward of (evil)?
قَالَ رَبِّ اِنِّىْٓ اَخَافُ اَنْ يُّكَذِّبُوْنِ ۭ﴿۱۲﴾	انہوں نے کہا کہ میرے پروردگار میں ڈرتا ہوں کہ یہ مجھے جھوٹا سمجھیں ﴿۱۲﴾	12. He said: My Lord! Lo! I fear that they will deny me,
وَيَضِيْقُ صَدْرِيْ وَلَا يَنْطَلِقُ لِسَانِيْ فَاَرْسِلْ اِلٰى هٰرُوْنَ ﴿۱۳﴾	اور میرا دل تنگ ہوتا ہو اور میری زبان رکتی ہے تو ہارون کو حکم بھیج (کہ میرے ساتھ چلیں) ﴿۱۳﴾	13. And I shall be embarrassed, and my tongue will not speak plainly, therefor send for Aaron (to help me).
وَلَهُمْ عَلَيَّ ذَنْۢبٌ فَاَخَافُ اَنْ يَّقْتُلُوْنِ ﴿۱۴﴾	اور اُن لوگوں کا مجھ پر ایک گناہ (یعنی قبطی کے خون کا دعویٰ) بھی ہے سو مجھے یہ بھی ڈر ہے کہ مجھکو مار ہی ڈالیں ﴿۱۴﴾	14. And they have a crime against me, so I fear that they will kill me.
قَالَ كَلَّا ۚ فَاذْهَبَا بِاٰيٰتِنَآ اِنَّا مَعَكُمْ مُّسْتَمِعُوْنَ ﴿۱۵﴾	فرمایا ہرگز نہیں تم دونوں ہماری نشانیاں لیکر جاؤ ہم تمہارے ساتھ سننے والے ہیں ﴿۱۵﴾	15. He said: Nay, verily. So go ye twain with Our tokens. Lo! We shall be with you, Hearing.
فَاْتِيَا فِرْعَوْنَ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ﴿۱۶﴾	تو دونوں فرعون کے پاس جاؤ اور کہو کہ ہم تمام جہان کے مالک کے بھیجے ہوئے ہیں ﴿۱۶﴾	16. And come together unto Pharaoh and say: Lo! we bear a message of the Lord of the Worlds,
اَنْ اَرْسِلْ مَعَنَا بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ ۭ﴿۱۷﴾	(اور اسلئے آئے ہیں) کہ آپ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دیں ﴿۱۷﴾	17. (Saying): Let the Children of Israel go with us.
قَالَ اَلَمْ نُرَبِّكَ فِيْنَا وَلِيْدًا وَّلَبِثْتَ فِيْنَا مِنْ عُمُرِكَ سِنِيْنَ ۙ﴿۱۸﴾	(فرعون نے موسیٰ سے) کہا کیا ہم نے تم کو کہ ابھی بچے تھے پرورش نہیں کیا اور تم نے برسوں ہمارے ہاں عمر بسر نہیں کی؟ ﴿۱۸﴾	18. (Pharaoh) said (unto Moses): Did we not rear thee among us as a child? And thou didst dwell many years of thy life among us?

Arabic	Urdu	English
وَفَعَلْتَ فَعْلَتَكَ الَّتِي فَعَلْتَ وَأَنْتَ مِنَ الْكٰفِرِينَ (١٩)	اور تم نے ایک اور کام کیا تھا جو کیا تم ناشکرے معلوم ہوتے ہو (١٩)	19. And thou didst that thy deed which thou didst, and thou wast one of the ingrates.
قَالَ فَعَلْتُهَا إِذًا وَأَنَا مِنَ الضَّآلِّينَ (٢٠)	(موسیٰ نے) کہا کہ (ہاں) وہ حرکت مجھ سے ناگہاں سرزد ہوئی تھی اور میں خطا کاروں میں تھا (٢٠)	20. He said: I did it then, when I was of those who are astray.
فَفَرَرْتُ مِنْكُمْ لَمَّا خِفْتُكُمْ فَوَهَبَ لِي رَبِّي حُكْمًا وَجَعَلَنِي مِنَ الْمُرْسَلِينَ (٢١)	تو جب مجھے تم سے ڈر لگا تو تم میں سے بھاگ گیا پھر خدا نے مجھ کو نبوت و علم بخشا اور مجھے پیغمبروں میں سے کیا (٢١)	21. Then I fled from you when I feared you, and my Lord vouchsafed me a command and appointed me (of the number) of those sent (by Him).
وَتِلْكَ نِعْمَةٌ تَمُنُّهَا عَلَيَّ أَنْ عَبَّدْتَّ بَنِي إِسْرَآءِيلَ (٢٢)	اور (کیا) یہی احسان ہے جو آپ مجھ پر رکھتے ہیں کہ آپ نے بنی اسرائیل کو غلام بنا رکھا ہے (٢٢)	22. And this is the past favour wherewith thou reproachest me: that thou hast enslaved the Children of Israel.
قَالَ فِرْعَوْنُ وَمَا رَبُّ الْعٰلَمِينَ (٢٣)	فرعون نے کہا کہ تمام جہان کا مالک کیا؟ (٢٣)	23. Pharaoh said: And what is the Lord of the Worlds?
قَالَ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ مُوقِنِينَ (٢٤)	کہا کہ آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک۔ بشرطیکہ تم لوگوں کو یقین ہو (٢٤)	24. (Moses) said: Lord of the heavens and the earth and all that is between them, if ye had but sure belief.
قَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَلَا تَسْتَمِعُونَ (٢٥)	فرعون نے اپنے اہل موال سے کہا کہ کیا تم سنتے نہیں ہو؟ (٢٥)	25. (Pharaoh) said unto those around him: Hear ye not?
قَالَ رَبُّكُمْ وَرَبُّ آبَآئِكُمُ الْأَوَّلِينَ (٢٦)	(موسیٰ نے) کہا کہ تمہارا اور تمہارے پہلے باپ دادا کا مالک (٢٦)	26. He said: Your Lord and the Lord of your fathers.
قَالَ إِنَّ رَسُولَكُمُ الَّذِي أُرْسِلَ إِلَيْكُمْ لَمَجْنُونٌ (٢٧)	(فرعون نے) کہا کہ (یہ) پیغمبر جو تمہاری طرف بھیجا گیا ہے باؤلا ہے (٢٧)	27. (Pharaoh) said: Lo! your messenger who hath been sent unto you is indeed a madman!
قَالَ رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَمَا بَيْنَهُمَا إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ (٢٨)	(موسیٰ نے) کہا کہ مشرق اور مغرب اور جو کچھ ان دونوں میں ہے سب کا مالک بشرطیکہ تم کو سمجھ ہو (٢٨)	28. He said: Lord of the East and the West and all that is between them, if ye did but understand.
قَالَ لَئِنِ اتَّخَذْتَ إِلٰهًا غَيْرِي لَأَجْعَلَنَّكَ مِنَ الْمَسْجُونِينَ (٢٩)	(فرعون نے) کہا کہ اگر تم نے میرے سوا کسی اور کو معبود بنایا تو میں تمہیں قید کر دوں گا (٢٩)	29. (Pharaoh) said: If thou choosest a god other than me, I assuredly shall place thee among the prisoners.
قَالَ أَوَلَوْ جِئْتُكَ بِشَيْءٍ مُبِينٍ (٣٠)	موسیٰ نے کہا خواہ میں آپ کے پاس روشن چیز (یعنی معجزہ) لاؤں (٣٠)	30. He said: Even though I show thee something plain?
قَالَ فَأْتِ بِهِ إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِينَ (٣١)	(فرعون نے) کہا اگر سچے ہو تو اسے لاؤ (دکھاؤ) (٣١)	31. (Pharaoh) said: Produce it then, if thou art of the truthful.
فَأَلْقٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ ثُعْبَانٌ مُبِينٌ (٣٢)	پس انہوں نے اپنی لاٹھی ڈال دی تو وہ اسی وقت صریح اژدہا بن گئی (٣٢)	32. Then he flung down his staff and it became a serpent manifest:
ع وَنَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَآءُ لِلنّٰظِرِينَ (٣٣)	اور اپنا ہاتھ جو نکالا تو اسی دم دیکھنے والوں کے لئے سفید براق نظر آنے لگا (٣٣)	33. And he drew forth his hand and lo! it was white to the beholders.

اسرار و معارف

نبی اکرم ﷺ کی شفقت کس قدر ہے اس کا اندازہ کیجیے کہ کفار کا دکھ بھی کس شدت سے محسوس فرماتے
ہیں سه دوستاں را کجا کنی محروم - تو کہ با دشمناں نظر داری یعنی جس کا لطف و کرم دشمن پہ بھی عام ہے بھلا دوستوں کو

کب محروم کرسکتا ہے تو آپ ﷺ کی تشفی فرماتے ہوئے اللہ کریم نے انسانوں پہ اپنے کرم کی ایک ادا کا تذکرہ فرمایا کہ فرعون کس قدر ظالم اور گستاخ کافر تھا اور اپنے خدا ہونے کا دعویدار بھی مگر اللہ کریم نے اسے بھی محروم نہ رکھا اور اپنے اولوالعزم رسول کو اس کے پاس بھیجا معجزات اور دلائل دیئے اور ہدایت کی طرف بلایا اگر وہ اپنی پسند سے دوسرے راستے پر ہی جانا چاہتا ہو تو پھر ایسے بدبختوں کے لیے دکھ محسوس نہ کیا کیجیے کہ جب اللہ کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ اس ظالم قوم یعنی فرعون کی قوم کے پاس جائیے اور انہیں اللہ کی طرف دعوت دیجیے کیا وہ اس قدر بے راہ رو ہو گئے ہیں کہ انہیں اللہ کا خوف بھی نہیں رہا تو موسیٰ علیہ السلام نے

طلب اسباب منع نہیں

عرض کیا بارے الٰہا میرا سینہ بھی ذرا رک رک جاتا ہے یعنی میں فوراً جواب نہیں دے پاتا یا بات اور اس کا جواب میرے دل میں فوراً نہیں آتے نیز میری زبان بھی روانی سے نہیں چلتی تو آپ ازراہِ کرم ہارون علیہ السلام کو نبی بنا کر بھیج دیجیے نیز انہوں نے تو مجھے قتل کا مجرم بنا رکھا ہے اور ڈر ہے کہ جیسے ہی مجھے پائیں گے قتل کر دیں گے تو ارشاد ہوا ہرگز نہیں یعنی ان باتوں میں کچھ بھی آڑے نہ آئے گا چنانچہ شرحِ صدر بھی عطا ہوا بات بھی کرنے میں وہ دشواری حائل نہ رہی اور ہارون علیہ السلام کو بھی نبوت سے سرفراز فرما کر ہمراہ کر دیا تو تعمیلِ ارشاد میں مزید سہولت کے لیے اسباب کا طلب کرنا بہت مناسب اور ضروری ہے انہیں ربِّ کریم عطا فرما کر آسانی بھی فرما دیتے ہیں۔

چنانچہ ارشاد ہوا کہ اب آپ دونوں جائیے اور معجزات و دلائل پیش فرمائیے اور یاد رکھیے میں بھی آپ کے ساتھ ہوں اور سب کچھ سنتا ہوں ہر بات سے باخبر ہوں چنانچہ دونوں حضرات فرعون کے دربار میں

رسُول کے ساتھ ایمان ہی اللہ کے ساتھ ایمان کی بنیاد ہے

پہنچے اور اللہ کی طرف دعوت دی اور فرمایا کہ ہم دونوں اس پروردگار کے رسول ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے چنانچہ تم اور تمہاری قوم بغاوت و سرکشی چھوڑ کر اللہ کی اطاعت اختیار کرو نیز بنی اسرائیل کو جو مدتوں سے تمہاری غلامی کی چکی میں پس رہے ہیں آزاد کر کے ہمارے ساتھ جانے کی اجازت دو کہ وہ اپنے وطنِ اصلی کو لوٹ جائیں۔ بنی اسرائیل کا اصل وطن شام تھا اور گزشتہ چار سو سال سے مصر کے فرعونوں کی غلامی میں جکڑے ہوئے تھے جب موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے

تو تقریباً سوا چھ لاکھ کی تعداد میں تھے

مناظرہ اور کج بحثی

یہاں فرعون اور موسیٰ علیہ السلام کے سوال و جواب مناظرہ کی صورت میں بیان ہوتے ہیں جس کا رواج تا حال بھی ہے اور عموماً مناظرے کے نام پر کج بحثی کر کے محض اپنی بات غالب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے حالانکہ حق یہ ہے کہ دلائل سے حق واضح کیا جائے اور عموماً جس فریق کے پاس دلیل نہ ہو وہ کج بحثی پر اتر آتا ہے جیسا کہ فرعون نے یہاں توحید باری کے مقابلے میں اپنی خدائی پر کوئی دلیل دی نہ بنی اسرائیل کو غلامی میں رکھنے کا کوئی جواز پیش کیا بلکہ اُلٹا موسیٰ علیہ السلام کی ذات پر اعتراض کیا کہ واہ آپ تو وہی ہیں جنہیں ہم نے پالا پوسا اور عمرِ عزیز کا ایک حصہ ہمارے گھر پہ بسر کیا آج ہمیں کو دعوت دینے چلے آئے اور پھر آپ کو تو یہ بھی پتہ ہے کہ کتنا بڑا جرم آپ نے کیا تھا ایسے لوگ اصلاح کی دعوت دینے والے ہوتے ہیں آپ نے اس کی کج بحثی کا بھی صحیح طریقے سے اور حق بیان کرتے ہوئے جواب دیا کہ واقعی وہ مجھ سے خطا ہو گئی تھی مگر وہ قتلِ عمد نہ تھا میں نے قبطی کو ظلم سے روکا وہ باز نہ آرہا تھا تو منع کرنے کے لیے مُکا رسید کر دیا جس سے اس کی موت واقع ہو گئی اور یہ میری بھول تھی جو نبوت کے منافی نہیں پھر میں تمہارے قانون سے بچنے کے لیے تمہارے ملک ہی سے چلا گیا کہ یہاں اسرائیلی پر ظلم تو ظلم نہیں کہلاتا اور قبطی اگر غلطی سے بھی مارا گیا تو سخت سزا ملے گی اللہ نے مجھ پر احسان فرمایا اور مجھے نبوت و رسالت سے سرفراز فرما دیا کہ یہ خطا اس کے منافی نہ تھی نہ کسی خطا کے ارادے سے کی گئی تھی تو اب فریضۂ رسالت ادا کرنے تمہارے پاس آگیا ہوں رہی تمہاری یہ بات کہ پرورش کا احساس جتاتے ہو تو ذرا اپنے ظلم کو دیکھو جو مجھے تمہارے پاس پہنچانے کا سبب بنا کہ بنی اسرائیل کو تم نے غلامی کی زنجیر میں جکڑ رکھا تھا پھر ان کے بچے قتل کرانے شروع کر دیئے تو مجھے میری ماں نے دریا میں ڈال دیا جہاں سے تم نے لے لیا اور پالنے لگے بھلا یہ تمہارا کیا احسان تھا یہ تو تمہارے ظلم کے باعث ہوا اور اللہ نے اپنی قدرت کا اظہار فرمایا کہ جسے مارنے کے لیے تم نے بچے قتل کرانے شروع کئے تھے اس کی پرورش تمہارے گھر پہ کرنا پڑی۔

فرعون لاجواب ہوا تو کہنے لگا بھلا پروردگارِ عالم کون ہے اپنی ساری بات سے دوسری طرف پلٹ گیا آپ نے فرمایا وہ پروردگار ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ بھی ان میں ہے اس سب کا یعنی اس نے

نے ذاتِ باری اور اس کی کُنہ کے بارے سوال کیا آپ نے جواب صفاتِ باری سے دیا کہ اس کی ذات کی کُنہ کو پانا ممکن نہیں لہٰذا فرمایا کہ اگر تم میں یقین کرنے اور نتائج کو سمجھنے کی صلاحیت ہے تو کائنات کا ہر ذرہ اس کی ربوبیت کا گواہ ہے فرعون اہلِ دربار سے کہنے لگا ذرا سنو تو ہم کیا پوچھ رہے ہیں اور جواب کیا ہے آپ نے فرمایا کہ وہ پروردگار ہے تمہارا بھی اپنی ذات پر غور کرو تمہیں کس نے پیدا کیا اگر تم خدا تھے تو تمہارے باپ دادا کو کس نے پیدا کیا ان کا ربّ بھی وہی ہے اب فرعون کے پاس کج بحثی کی گنجائش بھی نہ رہی تو کہنے لگا کہ یہ رسول جو آپ لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہے پاگل لگتا ہے تو آپ نے فرمایا وہ تو مشرق و مغرب کا رب ہے طلوع و غروب کا نظام اسی کا ہے اور جو کچھ اس کے اندر ہے اس سارے نظام کو بھی وہی چلاتا ہے فرعون بھڑک اٹھا کہنے لگا اگر میرے علاوہ کسی کو معبود مانو گے تو تمہیں جیل میں ڈال دوں گا یہ اس کے دلائل سے عاجز ہونے کی آخری دلیل تھی مگر ابھی تک تو بات زبانی تھی آپ نے فرمایا اگر اس سے بھی بڑی دلیل یعنی معجزہ بھی پیش کر دوں تب بھی تو فرعون نے کہا لائیے معجزہ ابھی آپ کی صداقت بھی کُھل جاتی ہے

تو آپ نے عصا پھینک دیا جو قدرتِ الٰہی سے بہت بڑا اژدہا بن گیا اور آپ نے اپنا ہاتھ بغل میں دے کر نکالا تو وہ چاند سا روشن ہو گیا۔

رکوع نمبر ٣ آیات ٣٤ تا ٥١

وَقَالَ الَّذِيْنَ ١٩

قَالَ لِلْمَلَاِ حَوْلَهٗٓ اِنَّ هٰذَا لَسٰحِرٌ عَلِيْمٌ ﴿٣٤﴾	فرعون نے اپنے گرد کے سرداروں سے کہا کہ یہ تو کامل فن جادوگر ہے ﴿٣٤﴾	34. (Pharaoh) said unto the chiefs about him: Lo, this is verily a knowing wizard.
يُّرِيْدُ اَنْ يُّخْرِجَكُمْ مِّنْ اَرْضِكُمْ بِسِحْرِهٖ ۖ فَمَاذَا تَاْمُرُوْنَ ﴿٣٥﴾	چاہتا ہے کہ تم کو اپنے جادو (کے زور) سے تمہارے ملک سے نکال دے تو تمہاری کیا رائے ہے؟ ﴿٣٥﴾	35. Who would drive you out of your land by his magic. Now what counsel ye?
قَالُوْٓا اَرْجِهْ وَاَخَاهُ وَابْعَثْ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿٣٦﴾	انہوں نے کہا کہ اسکے اور اسکے بھائی کے بارے میں کچھ توقف کیجے اور شہروں میں نقیب بھیج دیجے ﴿٣٦﴾	36. They said: Put him off, (him) and his brother, and send them into the cities summoners,
يَاْتُوْكَ بِكُلِّ سَحَّارٍ عَلِيْمٍ ﴿٣٧﴾	کہ سب ماہر جادوگروں کو (جمع کر کے) آپکے پاس لے آئیں ﴿٣٧﴾	37. Who shall bring unto thee every knowing wizard.
فَجُمِعَ السَّحَرَةُ لِمِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ ﴿٣٨﴾	تو جادوگر ایک مقررہ دن کی میعاد پر جمع ہو گئے ﴿٣٨﴾	38. So the wizards were gathered together at a set time on a day appointed.
وَّقِيْلَ لِلنَّاسِ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴿٣٩﴾	اور لوگوں سے کہہ دیا گیا کہ تم (سب) کو اکٹھے ہو جانا چاہئے ﴿٣٩﴾	39. And it was said unto the people: Are ye (also) gathering?

لَعَلَّنَا نَتَّبِعُ السَّحَرَةَ إِنْ كَانُوا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤٠﴾
فَلَمَّا جَآءَ السَّحَرَةُ قَالُوا لِفِرْعَوْنَ أَئِنَّ
لَنَا لَأَجْرًا إِنْ كُنَّا نَحْنُ الْغٰلِبِيْنَ ﴿٤١﴾
قَالَ نَعَمْ وَإِنَّكُمْ إِذًا لَّمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴿٤٢﴾
قَالَ لَهُمْ مُّوسٰى أَلْقُوا مَا أَنْتُمْ مُّلْقُوْنَ ﴿٤٣﴾
فَأَلْقَوْا حِبَالَهُمْ وَعِصِيَّهُمْ وَقَالُوا بِعِزَّةِ
فِرْعَوْنَ إِنَّا لَنَحْنُ الْغٰلِبُوْنَ ﴿٤٤﴾
فَأَلْقٰى مُوسٰى عَصَاهُ فَإِذَا هِيَ تَلْقَفُ
مَا يَأْفِكُوْنَ ﴿٤٥﴾
فَأُلْقِيَ السَّحَرَةُ سٰجِدِيْنَ ﴿٤٦﴾
قَالُوا آمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٧﴾
رَبِّ مُوسٰى وَهٰرُوْنَ ﴿٤٨﴾
قَالَ آمَنْتُمْ لَهُ قَبْلَ أَنْ آذَنَ لَكُمْ ۚ
إِنَّهُ لَكَبِيْرُكُمُ الَّذِي عَلَّمَكُمُ السِّحْرَ ۚ
فَلَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۚ لَأُقَطِّعَنَّ أَيْدِيَكُمْ
وَأَرْجُلَكُمْ مِّنْ خِلَافٍ وَّلَأُصَلِّبَنَّكُمْ
أَجْمَعِيْنَ ﴿٤٩﴾
قَالُوا لَا ضَيْرَ ۖ إِنَّا إِلٰى رَبِّنَا مُنْقَلِبُوْنَ ﴿٥٠﴾
إِنَّا نَطْمَعُ أَنْ يَّغْفِرَ لَنَا رَبُّنَا خَطٰيٰنَا
ع أَنْ كُنَّا أَوَّلَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿٥١﴾

تاکہ اگر جادوگر غالب رہیں تو ہم انکے پیرو ہو جائیں (۴۰)
جب جادوگر آ گئے تو فرعون سے کہنے لگے کہ اگر ہم غالب
رہے تو ہمیں صلہ بھی عطا ہوگا؟ (۴۱)
فرعون نے کہا ہاں اور تم مقربوں میں بھی داخل کر لیے جاؤ گے (۴۲)
موسیٰ نے اُن سے کہا کہ جو چیز ڈالنی چاہتے ہو ڈالو (۴۳)
تو انہوں نے اپنی رسیاں اور لاٹھیاں ڈالیں اور کہنے
لگے کہ فرعون کے اقبال کی قسم! ہم ضرور غالب رہیں گے (۴۴)
پھر موسیٰ نے اپنی لاٹھی ڈالی تو وہ ان چیزوں کو جو جادوگروں
نے بنائی تھیں نگلنے لگی (۴۵)
تب جادوگر سجدے میں گر پڑے (۴۶)
(اور) کہنے لگے کہ ہم تمام جہان کے مالک پر ایمان لائے (۴۷)
جو موسیٰ اور ہارون کا مالک ہے (۴۸)
فرعون نے کہا کیا اس سے پہلے کہ میں تم کو اجازت دوں
تم اس پر ایمان لے آئے بیشک یہ تمہارا بڑا ہے جس نے تم کو
جادو سکھایا ہے۔ سو عنقریب تم (اس کا انجام) معلوم کر لو گے
کہ میں تمہارے ہاتھ اور پاؤں اطراف مخالف سے کاٹ
دوں گا اور تم سب کو سولی پر چڑھا دوں گا (۴۹)
انہوں نے کہا کچھ نقصان (کی بات) نہیں ہم اپنے پروردگار کی طرف لوٹ جانے والے ہیں (۵۰)
ہمیں امید ہے کہ ہمارا پروردگار ہمارے گناہ بخش دے گا اس لئے
کہ ہم اول ایمان لانے والوں میں ہیں (۵۱)

40. (They said): Aye, so that we may follow the wizards if they are the winners.

41. And when the wizards came they said unto Pharaoh: Will there surely be a reward for us if we are the winners?

42. He said: Aye, and ye will then surely be of those brought near (to me).

43. Moses said unto them: Throw what ye are going to throw!

44. Then they threw down their cords and their staves and said: By Pharaoh's might, lo! we verily are the winners.

45. Then Moses threw his staff and lo! it swallowed that which they did falsely show.

46. And the wizards were flung prostrate,

47. Crying: We believe in the Lord of the Worlds,

48. The Lord of Moses and Aaron.

49. (Pharaoh) said: Ye put your faith in him before I give you leave. Lo! he doubtless is your chief who taught you magic! But verily ye shall come to know. Verily I will cut off your hands and your feet alternately, and verily I will crucify you every one.

50. They said: It is no hurt, for lo! unto our Lord we shall return.

51. Lo! we ardently hope that our Lord will forgive us our sins because we are the first of the believers.

اسرار و معارف

تو فرعون موسیٰ علیہ السلام سے مخاطب ہونے کی بجائے اپنے اُمراءِ دربار سے کہنے لگا کہ دیکھو کتنا ماہر جادوگر ہے اس کے ارادے تو یہ نظر آتے ہیں کہ جادو کے زور سے ملک ہی چھین لے گا اور تم سب کو یہاں سے بھگا دیگا حالانکہ موسیٰ علیہ السلام نے دعوت الی اللہ دی تھی اور بنی اسرائیل کو آزاد کرنے کی بات ارشاد فرمائی تھی

ان کی حکومت یا ملک کی بات تک نہ کی تھی۔ فرعون چونکہ دلائل میں لاجواب ہو چکا تھا اس لیے ادھر کی بات بنا کر اپنے اُمراء کو ساتھ رکھنے کا آرزومند تھا چنانچہ کہنے لگا کہ اب آپ لوگ جو مشورہ دیں گے اسی کے مطابق عمل کیا جا سکے گا تو اُمراء نے مشورہ دیا کہ فی الحال موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو لوٹا دیا جاتے اور ان سے کوئی تعرض نہ کیا جائے چونکہ مُلکِ مصر میں ایک سے ایک اچھا جادوگر موجود ہے تو آپ شاہی حکم روانہ کر دیں تاکہ جادوگری کے تمام ماہرین کو جمع کیا جا سکے اور یوں ان کے جادو کا مقابلہ کیا جائے نیز موسیٰ علیہ السلام سے وقت طے کر لیا گیا اور کہا گیا کہ ہم آپ کے مقابلہ میں اپنے جادوگر لائیں گے آپ نے بھی وقت طے کر لیا اور اس بات پر اصرار نہ فرمایا کہ یہ معجزہ ہے جادوگری نہیں بلکہ وقت پر فیصلہ چھوڑ دیا کہ جب وقت آئے گا تو جادو اور معجزہ کا فرق از خود ظاہر ہو جائے گا۔

جادو اور مُعجزہ کا فرق

ایک بات تو یہ واضح ہے کہ جس دور میں انسانوں کے پاس جس قسم کے کمالات تھے اسی قسم کے معجزات انبیاء علیہم السلام کو عطا ہوئے کہ لوگ جس فن سے واقف ہیں اسی میں پہچان کر سکیں کہ ایسا ہونا محض اللہ کی قدرت سے ممکن ہے ورنہ انسانی بس میں نہیں۔ دوسری بات یہ واضح ہو گئی کہ معجزہ یا کرامت احقاقِ حق کے لیے ہوتے ہیں اور دین کی حقانیت کی دلیل بنتے ہیں جبکہ جادو یا شعبدہ دنیاوی مفادات کے لیے کیا جاتا ہے اور تیسرے یہ کہ جادو میں شئے کی حقیقت تبدیل نہیں ہوتی ویسی ہی رہتی ہے دیکھنے والوں کو بدلی ہوئی نظر آتی ہے جبکہ معجزہ میں جو ظاہر ہوتا ہے وہ واقعی ایسا ہی ہوتا ہے جیسے جادوگروں کی رسیاں اور لاٹھیاں لوگوں کو سانپ نظر آتی تھیں مگر موسیٰ علیہ السلام کا عصا صرف نظر ہی نہ آتا تھا واقعی سانپ بن جاتا تھا چنانچہ سب اشیا کو نگل گیا۔

جادوگر وقتِ مقررہ پر جمع ہو گئے اور فرعونیوں نے خوب ڈھنڈورا پیٹا کہ سب لوگ جمع ہوں اور تماشہ دیکھیں نیز مقابلے میں جادوگروں کی بیٹھ ٹھونکیں اور جب وہ جیت جائیں گے تو انکا خوب جلوس نکالیں گے کہ ہر جادوگر سانپ بنانے کا دعویدار تھا چنانچہ فرعونی سمجھ بیٹھے کہ موسیٰ کا ایک سانپ ان سب کا

مقابلہ کب کر سکے گا۔

جادوگروں نے پہلے فرعون کے پاس حاضری دی اور اپنی بات پیش کی مقابلہ جیتنے کی صورت میں ہمیں ایسا ہی انعام بھی ملنا چاہیے جیسا بڑا مقابلہ ہے کہ جس نے فرعون کو مجبور کر دیا ہے اس لیے کہ حاصل ہی دُنیا کے مفادات ہوتا ہے فرعون نے بھی ان کی بہت حوصلہ افزائی کی اور کہا تمہیں اُمید سے زیادہ ملے گا نہ صرف دولت کے انبار پاؤ گے بلکہ آئندہ کے لیے تمہیں دربار میں جگہ دی جائے گی اور میرے اُمراء میں شمار کیے جاؤ گے۔

چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے انہیں پہلے اپنا کمال پیش کرنے کی دعوت دی جیسا کہ دوسری جگہ ارشاد ہے انہوں نے خود یہ اجازت چاہی تھی کہ یا موسیٰ آپ پہلے اظہار کریں گے یا ہمیں اجازت ہے اور یہ احترام

احترامِ نبوت کا اثر

انہوں نے ایک باکمال جادوگر جان کر کیا کہ جس نے فرعون کو مقابلے پر مجبور کر دیا تھا مگر نبی کا احترام کرنا انہیں حق سمجھنے کا شعور دے گیا خواہ نبی مانے بغیر کیا تو بھی ثمرات سے خالی نہ رہا۔ انہوں نے اپنی رسیاں، لاٹھیاں اور جو کچھ وہ لائے تھے میدان میں پھینک دیں تو میدان اژدہوں سے بھر گیا اور ہر طرف بڑے بڑے سانپ پھنکارنے لگے یہ دیکھ کر کہنے لگے عظمتِ فرعون کی قسم ہم ضرور جیت جائیں گے اب ان اتنے بڑے بڑے سانپوں کا یہ کیا بگاڑیں گے انہوں نے فرعون کی عظمت

قسم

کی قسم کھائی ایسے ہی آج کل غیر اللہ کی قسمیں کھانے کا رواج ہے جو سراسر ناجائز ہے۔ قسم صرف اللہ کی کھائی جا سکتی ہے اور جس قدر گناہ جھوٹ پر اللہ کی قسم کھانے کا ہے غیر اللہ کی قسم سچ پر بھی کھائی جائے تو اس سے کم گناہ نہ ہوگا جیسے تمہاری قسم یا تمہارے سر کی قسم یا بیٹے کی قسم وغیرہ۔

موسیٰ علیہ السلام نے بھی اپنا عصا مبارک ڈال دیا تو وہ اتنا بڑا اژدہا بن گیا کہ سانپوں کی عادت کے مطابق اپنے سے چھوٹے سانپوں کو نگلنا شروع کر دیا اور دیکھتے ہی دیکھتے سارا میدان خالی کر دیا سب کو چٹ کر گیا اور جب موسیٰ علیہ السلام نے پکڑا تو ویسا ہی عصا تھا اس میں کچھ بڑھا نہ تھا سانپ کا پیٹ تو یقیناً پھولا ہوگا اور کتنا بڑا اژدہا ہوگا کہ ہزاروں سانپوں کو نگل گیا مگر جب عصا بنا تو پھر اپنی پہلی ہی صورت پر تھا۔

حضرت جی بحر العلوم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ جادوگروں نے دیکھا اگر موسیٰ علیہ السلام بھی جادو کرتے تو ان کا جادو باطل ہو جاتا اور رسیاں اور لاٹھیاں تو باقی رہ جاتیں جبکہ یہاں کچھ نہ بچا تھا نیز اپنے کمال کا انعام دولت

کی صورت میں چاہتے جبکہ یہاں بات اللہ پر ایمان لانے کی تھی تو انہیں یقین ہوگیا کہ یہ نبی کا معجزہ اور اللہ کا فضل ہے چنانچہ سب سجدے میں گر گئے اور اپنے ایمان لانے کا اعلان کر دیا نیز یہ سب کچھ تو دوسرے سب لوگ بھی دیکھ رہے تھے انہیں نبی کا ادب کرنے کا اجر بھی حق کو قبول کرنے کی استعداد کی صورت میں نصیب ہوا کہنے لگے کہ ہم پروردگارِ عالم پر ایمان لاتے ہیں وہی رب جو موسیٰ اور ہارون علیہم السلام کا رب ہے۔

ایمان باللہ کی تعیین

جیساکہ یہاں مذکور ہے کہ ہم اسی رب پر ایمان لاتے ہیں جو موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ربّ ہے ایسا ہی فقہ کے مطابق ضروری ہے کہ بچے کو سکھایا جائے کہ میں اس اللہ پر ایمان لاتا ہوں جس کی دعوت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بن عبداللہ جو مکہ میں پیدا ہوئے اور مدینہ ہجرت فرمائی نے دی تاکہ متعین ہو جائے کہ کسی غیر اللہ ہی کو تو اللہ تصور نہیں کر رکھا۔ جب جادوگر سجدے میں گر گئے اور اپنے ایمان لانے کا اعلان کر دیا تو فرعون سخت پریشان ہوگیا کہ اس نے بہت لوگوں کو اس امید پر جمع کر رکھا تھا کہ جادوگر غالب ہونگے مگر یہاں بات ہی اُلٹ گئی اور موسیٰ علیہ السلام کا غلبہ تو لوگوں کے ایمان لانے کا سبب بن سکتا تھا چنانچہ اس نے سب سے پہلے تو یہ الزام لگایا کہ اچھا تو یہ تمہاری سازش تھی اور موسیٰ ہی تم سب کے استاد اور بڑے جادوگر تھے اور یوں تم سب مل کر مجھے ناکام کرنے کا منصوبہ بنا لائے تھے جب ہی تو میرے پوچھے بغیر اتنا بڑا اعلان کر گزرے ورنہ تو مجھے بتانا چاہیے تھا کہ ہم مغلوب ہوگئے اب کیا کیا جائے اور یہ سب الزام تھا اسے خبر تھی کہ موسیٰ علیہ السّلام جتنا عرصہ مصر میں رہے اسی کے محل میں تھے اور جب نکلے تو ملکِ مصر سے ہی دور چلے گئے پھر بھلا ان کے استاد کیسے ہوگئے لیکن جُہلا عموماً تحقیق سے عاری ہونے کے سبب ایسی ہی فضولیات کو مان لیا کرتے ہیں نیز اس نے ان کو بہت سخت سزا دینے کا ارادہ کر لیا کہ اس جھوٹ کے ساتھ جب تشدد کا مظاہرہ ہوگا تو سب لوگ اسی کو ماننے میں عافیت سمجھیں گے چنانچہ کہنے لگا میں تمہارا ایک طرف کا ہاتھ اور دوسری طرف کا پاؤں کاٹ دوں گا اور یوں تمہیں تڑپتے ہوئے سولی پہ لٹکا دوں گا کہ تمہیں میری نافرمانی کی سخت سزا کا مزہ چکھایا جائے تو انہوں نے فرمایا کہ یہ تو کوئی بات ہی نہیں تم جو کچھ کر سکتے ہو کر گزرو ہم قتل بھی ہوں گے تو اپنے رب کی بارگاہ میں پہنچ جائیں گے اور تمہارا یہ ظلم بھی ہمارے لیے نجات اور ترقی درجات کا سبب بن جائے گا یہی ہمارا مقصود بھی ہے کہ رب کریم ہماری

خطاؤں کو معاف کر دے اور یہ کہ ان تمام حاضرین میں ہم ہی کو سب سے پہلے ایمان لانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

نبی کے ساتھ قلبی تعلق علومِ نبوت کے حصول کا سبب بن جاتا ہے

یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ جادوگروں کو فرعون نے طلب کیا اس سے پہلے تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام کا نام بھی نہ سنا ہوگا پھر یہاں بھی مقابلے سے واسطہ پڑا اور انہیں جادوگر ہی سمجھے مگر جب حق ظاہر ہوا اور اللہ نے ایمان کی توفیق دی تو اس قدر خلوص اور دل کی گہرائیوں سے ایمان لائے کہ علومِ نبوت بغیر ظاہری سبب کے ان کے دل میں وارد ہو گئے اور ان کی زبان پر جاری ہو گیا کہ حق کے مقابلے میں موت کے خوف کی کوئی حیثیت نہیں نیز راہِ حق میں موت اللہ کے قرب اور اخروی نجات اور ترقی درجات کا سبب ہے اور یہی ہمارا مقصود ہے آخرت کا تذکرہ اس انداز سے فرمایا کہ گویا اللہ نے حجابات ہٹا دیئے ہوں اور وہ ایک ایک حقیقت کا مشاہدہ فرما کر بیان کر رہے ہوں اس لیے کہ بظاہر انہیں ان حقائق کی تعلیم دینے کی نوبت نہ آ سکی تھی یہی کمال صحابہ کرامؓ کو نصیب ہوا کہ برسوں کے جاہل ایمان لاتے ہی علومِ دین و دنیا کے فاضل بن گئے اور غازی، مجاہد اور شہید کہلائے۔

رکوع نمبر ۴ آیات ۵۲ تا ۶۸

وَقَالَ الَّذِيْنَ 19/8

وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنْ اَسْرِ بِعِبَادِيْٓ اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ ﴿۵۲﴾	اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو رات کو لے نکلو کہ (فرعونیوں کی طرف سے) تمہارا تعاقب کیا جائیگا (۵۲)	52. And We inspired Moses, saying: Take away My slaves by night, for ye will be pursued.
فَاَرْسَلَ فِرْعَوْنُ فِي الْمَدَآئِنِ حٰشِرِيْنَ ﴿۵۳﴾	تو فرعونیوں نے شہروں میں نقیب روانہ کئے (۵۳)	53. Then Pharaoh sent into the cities summoners,
اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَشِرْذِمَةٌ قَلِيْلُوْنَ ﴿۵۴﴾	(اور کہا) کہ یہ لوگ تھوڑی سی جماعت ہے (۵۴)	54. (Who said): Lo! these indeed are but a little troop,
وَاِنَّهُمْ لَنَا لَغَآئِظُوْنَ ﴿۵۵﴾	اور یہ ہمیں غصہ دلا رہے ہیں (۵۵)	55. And lo! they are offenders against us.
وَاِنَّا لَجَمِيْعٌ حٰذِرُوْنَ ﴿۵۶﴾	اور ہم سب باساز و سامان ہیں (۵۶)	56. And lo! we are a ready host.
فَاَخْرَجْنٰهُمْ مِّنْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ﴿۵۷﴾	تو ہم نے ان کو باغوں اور چشموں سے نکال دیا (۵۷)	57. Thus did We take them away from gardens and water-springs,
وَّكُنُوْزٍ وَّمَقَامٍ كَرِيْمٍ ﴿۵۸﴾	اور خزانوں اور نفیس مکانات سے (۵۸)	58. And treasures and a fair estate.
كَذٰلِكَ ۚ وَاَوْرَثْنٰهَا بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ﴿۵۹﴾	(ان کے ساتھ ہم نے) اسطرح (کیا) اور ان چیزوں کا وارث بنی اسرائیل کو کر دیا (۵۹)	59. Thus (were those things taken from them) and We caused the Children of Israel to inherit them.
فَاَتْبَعُوْهُمْ مُّشْرِقِيْنَ ﴿۶۰﴾	تو انہوں نے سورج نکلتے (یعنی صبح کو) انکا تعاقب کیا (۶۰)	60. And they overtook them at sunrise.
فَلَمَّا تَرَآءَ الْجَمْعٰنِ قَالَ اَصْحٰبُ مُوْسٰٓى اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ ﴿۶۱﴾	جب دونوں جماعتیں آمنے سامنے ہوئیں تو موسیٰ کے ساتھی کہنے لگے کہ ہم تو پکڑ لئے گئے (۶۱)	61. And when the two hosts saw each other, those with Moses said: Lo! we are indeed caught.

قَالَ كَلَّا ۚ إِنَّ مَعِيَ رَبِّي سَيَهْدِينِ ﴿٦٢﴾

موسیٰ نے کہا ہرگز نہیں میرا پروردگار میرے ساتھ ہے وہ مجھے رستہ بتائیگا ﴿٦٢﴾

62. He said: Nay, verily! for lo! my Lord is with me. He will guide me.

فَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ مُوسَىٰ أَنِ اضْرِب بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۖ فَانفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيمِ ﴿٦٣﴾

اس وقت ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ اپنی لاٹھی دریا پر مارو۔ تو دریا پھٹ گیا اور ہر ایک ٹکڑا (یوں) ہو گیا (کہ) گویا بڑا پہاڑ (ہے) ﴿٦٣﴾

63. Then We inspired Moses, saying: Smite the sea with thy staff. And it parted, and each part was as a mountain vast.

وَأَزْلَفْنَا ثَمَّ الْآخَرِينَ ﴿٦٤﴾

اور دوسروں کو وہاں ہم نے قریب کر دیا ﴿٦٤﴾

64. Then brought We near the others to that place.

وَأَنجَيْنَا مُوسَىٰ وَمَن مَّعَهُ أَجْمَعِينَ ﴿٦٥﴾

اور موسیٰ اور ان کے ساتھ والوں کو (تو) بچا لیا ﴿٦٥﴾

65. And We saved Moses and those with him, every one;

ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ﴿٦٦﴾

پھر دوسروں کو ڈبو دیا ﴿٦٦﴾

66. We drowned the others.

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿٦٧﴾

بے شک اس (قصے) میں نشانی ہے۔ لیکن یہ اکثر ایمان لانے والے نہیں ﴿٦٧﴾

67. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers.

ع وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿٦٨﴾

اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿٦٨﴾

68. And lo, thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

جب فرعون ایسے ایسے معجزات دیکھ کر بھی ایمان نہ لایا تو ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بذریعہ وحی حکم دیا کہ آپ میرے بندوں کو (بنی اسرائیل ایمان لاچکے تھے تو انہیں اپنے بندے ہونے کا شرف بخشا) لے کر رات کو مصر سے نکل کھڑے ہوں اور ساتھ یہ اطلاع بھی کر دی کہ فرعون کو خبر ہو گی تو وہ تمہارا پیچھا کرے گا (اور یوں اپنے انجام کو پہنچے گا) چنانچہ جب فرعون کو علم ہوا کہ بنی اسرائیل تو راتوں رات نکل گئے اور اہلِ مصر سے بہت سا مال اور زیورات بھی لے گئے تو بھڑک اٹھا اور دوسرے شہروں میں بھی ہرکارے دوڑا دیئے کہ سب لڑاکا جوان جمع ہوں اور کہا کہ یہ ایک معمولی سی بے حیثیت جماعت ہیں اور اپنی حرکت سے ہمارے غضب کو آواز دے رہے ہیں کہ چوری چھپے نکل گئے اور لوگوں کا مال بھی لے گئے ہمیں ان سے ضرور نبٹنا ہے چنانچہ پوری تیاری سے پیچھا کرنے کے لیے نکل کھڑا ہوا اور یہ نہ جان سکا کہ اس تدبیر کے ذریعہ سے اللہ نے انہیں ان خوبصورت شہروں باغوں اور چشموں سے نکال دیا اور مال و دولت سے بھرے ہوئے گھروں کو چھوڑ گئے جو بعد میں بنی اسرائیل کو نصیب ہوئے۔ چنانچہ منزلیں مارتے ہوئے گئے اور ایک روز سورج طلوع ہونے کے وقت بنی اسرائیل کو جالیا جو بحیرۂ قلزم پر پہنچ چکے تھے اور پار اترنے کی فکر میں تھے اُنہوں نے اچانک لشکرِ فرعونی کو دیکھا تو پریشان ہو گئے اور کہنے لگے کہ اے موسیٰ ؑ

ہم تو پکڑے گئے موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا ہرگز نہیں کہ انبیاء درس کو وہ استقامت ہوتے ہیں اور ان کے عالی ہمتیں ہوتی ہیں اور انہیں اللہ کریم کی دی ہوئی خبر پر کامل یقین بھی ہوتا ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا ہرگز نہیں بلکہ میرا رب میرے ساتھ ہے وہ راستہ بنا دے گا۔ یہاں قابلِ غور بات یہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا مَعِیَ رَبِّی

معیتِ باری

میرا رب میرے ساتھ ہے ایک تو صرف اپنی بابت فرمایا دوسرے رب فرما کر ربوبیت صفاتی کا ذکر فرمایا جبکہ یہی حال جب رسول اللہ ﷺ کو پیش آیا اور ہجرت کے وقت جب مشرکین غارِ ثور کے دہانے پر پہنچ گئے تو سیدنا ابوبکر صدیقؓ کو آپ کی فکر ہوئی جبکہ بنی اسرائیل کو اپنی فکر ہوئی تھی تو آپ نے فرمایا اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا یعنی اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے معیتِ ذاتی کا ذکر فرمایا اور صدیقِ اکبرؓ کو اس میں شامل فرما کر معیتِ ذاتی کو ہر اس اُمتی کے نصیب میں کر دیا جو صدیق اکبر کی طرح آپ کے ساتھ ہو جائے۔ سبحان اللہ و بحمدہٖ۔

سمندر پھٹ جانے کا معجزہ

چنانچہ اللہ کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ پانی پر اپنا عصا ماریں جیسے ہی انہوں نے عصا مارا پانی پھٹ گیا اور اس میں متعدد راستے بن گئے جن کے درمیان پانی کے بہت بڑے بڑے پہاڑ کھڑے تھے سمندر تھا سطح زمین تک۔ پانی جب الگ ہوا ہوگا تو کیسے کیسے پہاڑ بنے ہوں گے۔ چنانچہ بنی اسرائیل اندر گھس گئے اور دوسرے کنارے پر چلے گئے یہاں یہ سوچنا کہ مد و جذر تھا اور پانی اترا یا چڑھا ہرگز درست نہیں کہ ان آیات کا انکار لازم آتا ہے بلکہ یہ ایک واضح معجزہ تھا جو اللہ کی قدرت سے ظاہر ہوا تھا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے متبعین تو پار اتر گئے جب کہ فرعون اور اس کا لشکر بھی ان کے تعاقب میں پانی میں بنے ہوئے راستوں پہ اتر چکا تھا اور جب موسیٰ علیہ السلام پار اتر گئے تو پانی اپنی اصلی حالت پہ آگیا فرعون اپنے لاؤ لشکر سمیت غرق ہو گیا اور یوں بظاہر ایک بہت بڑی طاقت بغیر کسی ظاہری جنگ کے صفحہ ہستی سے ہی نابود ہو گئی۔ یہ واقعہ بہت بڑا درسِ عبرت اپنے اندر لیے ہوئے ہے کہ انبیاء کی تعلیمات کی مخالفت کس طرح تباہی کا باعث بنتی ہے مگر اس کے باوجود یہ لوگ آپ پر بہت کم ایمان لاتے ہیں اور ان بدنصیب افراد کی اکثریت اس سے محروم ہے جبکہ آپ کا پروردگار غالب ہے چاہے تو انہیں بھی فرعون کی طرح مٹا دے مگر اپنی شانِ رحمت سے ان سے ابھی درگزر فرما رہا ہے اس میں مسلمانوں کیلئے بھی عبرت ہے کہ احکامِ نبوت کی اطاعت سے دوری ذلت و رسوائی کے قریب کر دیتی ہے۔

English	Urdu	Arabic
69. Recite unto them the story of Abraham :	اور اُن کو ابراہیم کا حال پڑھ کر سنا دو (۶۹)	وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَأَ إِبْرٰهِيمَ (۶۹)
70. When he said unto his father and his folk : What worship ye?	جب انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ تم کس چیز کو پوجتے ہو؟ (۷۰)	إِذْ قَالَ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ مَا تَعْبُدُونَ (۷۰)
71. They said: We worship idols, and are ever devoted unto them.	وہ کہنے لگے کہ ہم بتوں کو پوجتے ہیں اور ان کی پوجا پر قائم ہیں (۷۱)	قَالُوا نَعْبُدُ أَصْنَامًا فَنَظَلُّ لَهَا عٰكِفِينَ (۷۱)
72. He said: Do they hear you when ye cry?	ابراہیم نے کہا کہ جب تم ان کو پکارتے ہو تو کیا وہ تمہاری آواز سنتے ہیں؟ (۷۲)	قَالَ هَلْ يَسْمَعُونَكُمْ إِذْ تَدْعُونَ (۷۲)
73. Or do they benefit or harm you?	یا تمہیں کچھ فائدہ دے سکتے یا نقصان پہنچا سکتے ہیں؟ (۷۳)	أَوْ يَنْفَعُونَكُمْ أَوْ يَضُرُّونَ (۷۳)
74. They said: Nay, but we found our fathers acting on this wise.	انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے اپنے باپ دادا کو اسی طرح کرتے دیکھا ہے (۷۴)	قَالُوا بَلْ وَجَدْنَا آبَاءَنَا كَذٰلِكَ يَفْعَلُونَ (۷۴)
75. He said: See now that which ye worship,	ابراہیم نے کہا کیا تم نے دیکھا کہ جن کو تم پوجتے رہے ہو (۷۵)	قَالَ أَفَرَءَيْتُمْ مَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ (۷۵)
76. Ye and your forefathers!	تم بھی اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی (۷۶)	أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمُ الْأَقْدَمُونَ (۷۶)
77. Lo! they are (all) an enemy unto me, save the Lord of the Worlds,	وہ میرے دشمن ہیں مگر خدائے رب العالمین (میرا دوست ہے) (۷۷)	فَإِنَّهُمْ عَدُوٌّ لِي إِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِينَ (۷۷)
78. Who created me, and He doth guide me,	جس نے مجھے پیدا کیا اور وہی مجھے رستہ دکھاتا ہے (۷۸)	الَّذِي خَلَقَنِي فَهُوَ يَهْدِينِ (۷۸)
79. And Who feedeth me and watereth me,	اور وہ جو مجھے کھلاتا اور پلاتا ہے (۷۹)	وَالَّذِي هُوَ يُطْعِمُنِي وَيَسْقِينِ (۷۹)
80. And when I sicken, then He healeth me,	اور جب میں بیمار پڑتا ہوں تو مجھے شفا بخشتا ہے (۸۰)	وَإِذَا مَرِضْتُ فَهُوَ يَشْفِينِ (۸۰)
81. And Who causeth me to die, then giveth me life (again).	اور وہ جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا (۸۱)	وَالَّذِي يُمِيتُنِي ثُمَّ يُحْيِينِ (۸۱)
82. And Who, I ardently hope, will forgive me my sin on the Day of Judgement.	اور وہ جس سے میں امید رکھتا ہوں کہ قیامت کے دن میرے گناہ بخشے گا (۸۲)	وَالَّذِي أَطْمَعُ أَنْ يَغْفِرَ لِي خَطِيئَتِي يَوْمَ الدِّينِ (۸۲)
83. My Lord! Vouchsafe me wisdom and unite me to the righteous:	اے پروردگار مجھے علم و دانش عطا فرما اور نیکوکاروں میں شامل کر (۸۳)	رَبِّ هَبْ لِي حُكْمًا وَأَلْحِقْنِي بِالصّٰلِحِينَ (۸۳)
84. And give unto me a good report in later generations,	اور پچھلے لوگوں میں میرا ذکر نیک (جاری) کر (۸۴)	وَاجْعَلْ لِي لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْآخِرِينَ (۸۴)
85. And place me among the inheritors of the Garden of Delight,	اور مجھے نعمت کی بہشت کے وارثوں میں کر (۸۵)	وَاجْعَلْنِي مِنْ وَرَثَةِ جَنَّةِ النَّعِيمِ (۸۵)
86. And forgive my father. Lo! he is of those who err,	اور میرے باپ کو بخش دے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے (۸۶)	وَاغْفِرْ لِأَبِي إِنَّهُ كَانَ مِنَ الضَّالِّينَ (۸۶)
87. And abase me not on the day when they are raised,	اور جس دن لوگ اٹھا کھڑے کئے جائیں گے مجھے رسوا نہ کیجیو (۸۷)	وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ (۸۷)
88. The day when wealth and sons avail not (any man),	جس دن نہ مال ہی کچھ فائدہ دے سکیگا اور نہ بیٹے (۸۸)	يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُونَ (۸۸)
89. Save him who bringeth unto Allah a whole heart.	ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لیکر آیا (وہ بچ جائیگا) (۸۹)	إِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ (۸۹)
90. And the Garden will be brought nigh for those who ward off (evil),	اور بہشت پرہیزگاروں کے قریب کر دی جائے گی (۹۰)	وَأُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِينَ (۹۰)
91. And hell will appear plainly to the erring,	اور دوزخ گمراہوں کے سامنے لائی جائے گی (۹۱)	وَبُرِّزَتِ الْجَحِيمُ لِلْغٰوِينَ (۹۱)
92. And it will be said unto them: Where is (all) that ye used to worship,	اور اُن سے کہا جائیگا کہ جن کو تم پوجتے تھے وہ کہاں ہیں؟ (۹۲)	وَقِيلَ لَهُمْ أَيْنَمَا كُنْتُمْ تَعْبُدُونَ (۹۲)
93. Instead of Allah? Can	(یعنی جن کو خدا کے سوا پوجتے تھے) کیا وہ تمہاری مدد	مِنْ دُونِ اللّٰهِ هَلْ يَنْصُرُونَكُمْ أَوْ

يَنْتَصِرُوْنَ ﴿٩٣﴾
كر سکتے ہیں یا خود بدلہ لے سکتے ہیں (۹۳)

they help you or help themselves?

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا هُمْ وَالْغَاوٗنَ ﴿٩٤﴾
تو وہ اور گمراہ (یعنی بت اور بت پرست) اوندھے منہ دوزخ میں ڈال دیئے جائیں گے (۹۴)

94. Then they will be hurled therein, they and the seducers,

وَجُنُوْدُ اِبْلِيْسَ اَجْمَعُوْنَ ﴿٩٥﴾
اور شیطان کے لشکر سب کے سب (داخلِ جہنم ہوں گے) (۹۵)

95. And the hosts of Iblis, together.

قَالُوْا وَهُمْ فِيْهَا يَخْتَصِمُوْنَ ﴿٩٦﴾
وہاں وہ آپس میں جھگڑیں گے اور کہیں گے (۹۶)

96. And they will say, when they are quarrelling therein,

تَاللّٰهِ اِنْ كُنَّا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴿٩٧﴾
کہ خدا کی قسم ہم تو صریح گمراہی میں تھے (۹۷)

97. By Allah, of a truth we were in error manifest,

اِذْ نُسَوِّيْكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٩٨﴾
جب کہ تمہیں (خدائے) رب العالمین کے برابر ٹھہراتے تھے (۹۸)

98. When we made you equal with the Lord of the Worlds.

وَمَآ اَضَلَّنَآ اِلَّا الْمُجْرِمُوْنَ ﴿٩٩﴾
اور ہم کو ان گنہگاروں ہی نے گمراہ کیا تھا (۹۹)

99. It was but the guilty who misled us.

فَمَا لَنَا مِنْ شَافِعِيْنَ ﴿١٠٠﴾
تو آج (نہ) کوئی ہمارا سفارش کرنے والا ہے (۱۰۰)

100. Now we have no intercessors,

وَلَا صَدِيْقٍ حَمِيْمٍ ﴿١٠١﴾
اور نہ گرم جوش دوست (۱۰۱)

101. Nor any loving friend.

فَلَوْ اَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٢﴾
کاش ہمیں (دنیا میں) پھر جانا ہو تو ہم مومنوں میں ہو جائیں (۱۰۲)

102. Oh, that we had another turn (on earth), that we might be of the believers!

اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً ۭ وَمَا كَانَ اَكْثَرُهُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿١٠٣﴾
بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں (۱۰۳)

103. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers!

ع وَاِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٤﴾
اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے (۱۰۴)

104. And lo, thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

اہلِ مکہ اور اہلِ عرب مشرکین خود کو دینِ ابراہیمی کا پیروکار جانتے تھے تو ارشاد ہوا کہ انہیں ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ بھی سنا دیجیے کہ وہ کیا تھے ان کی تعلیمات کیا تھیں اور یہ لوگ کیا کر رہے ہیں انہیں وہ واقعہ بتائیے جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے والد سے سوال کیا تھا اور قوم سے بھی کہ آپ لوگ کس کی عبادت کرتے ہیں انہیں بُت پرستی میں گرفتار دیکھ کر جاننا چاہا کہ آخر یہ بتوں میں کیا عقیدہ رکھتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ہم بتوں کی پوجا کرتے ہیں اور اسی میں عمریں تمام کر دیتے ہیں تو انہوں نے پوچھا کہ کیا یہ تمہارے حال سے

جس کی عبادت کی جائے اس کا علم بھی کامل ہونا چاہیے
اور قدرت بھی ورنہ جو خود محتاج ہو وہ لائقِ عبادت نہیں

واقف ہیں اور تمہاری پکار کو سنتے ہیں اور تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا اگر عبادت ترک کر دو تو کیا ان کی ناراضگی سے کسی نقصان کا اندیشہ ہے۔ اس پر وہ لاجواب ہو گئے کہ ان میں سے تو کوئی بات بھی نہیں ہاں ہم نے اپنے آباؤ اجداد

کو ایسا ہی کرتے دیکھا لہٰذا ہم بھی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا ذرا غور کرو کہ جو کچھ تمہارے اجداد کرتے رہے اور اب تم کر رہے ہو یہ تباہی کا راستہ ہے اگر میں بھی ایسا کروں تو سخت نقصان اٹھاؤں گا کہ عبادت کا مستحق صرف وہ پروردگار ہے جو سارے جہانوں کا پیدا کرنے والا اور ان کی سب ضروریات پوری کرنے والا ہے۔ وہی ہے جس نے مجھے پیدا کیا اور زندگی کے اسلوب سکھائے یعنی انسانی پیدائش اور پھر ایک بچے کا بڑا ہونا مفکر اور سائنسدان یا سیاستدان بننا امورِ دنیا کا چلانا اور کاروبارِ حیات میں سرگرم عمل ہونا ایسے ہی انبیاء ورسل کا انقلاب آفرین ہستی بننا یہ سب اس کی قدرتِ کاملہ کے مظاہر ہیں اور پھر انسان مسلسل غذا کا محتاج ہے اس کی روزی کا اہتمام فرماتا ہے صحت و بیماری زندگی کا حصّہ ہیں جب بیماری آتی ہے اور پروردگار صحت بخشتا ہے وہی مجھے موت سے ہمکنار کرے گا اور وہی پھر سے زندگی دے گا اور پھر اس کے سامنے سب کا حساب کتاب ہوگا جس میں مجھے اس سے امید کامل ہے کہ میری خطاؤں سے درگزر فرما کر مجھے بخش دے گا۔

انبیاء معصوم ہوتے ہیں ان سے خطا سرزد نہیں ہوتی مگر یہاں عظمتِ الٰہی کا اور اپنی طرف سے کمالِ ادب کا اظہار بھی ہے تبھی تو امید کا لفظ استعمال فرمایا نیز عموم بھی مقصود ہے کہ اللہ جل شانہ کا یہ معاملہ سب کے ساتھ ہے یعنی تمہیں بھی اسی کی عبادت کرنا چاہیے کہ اسی نے پیدا کیا علم و عمل کی توفیق دی موت اور زندگی صحت و بیماری اسی کی طرف سے ہے اور آخرت میں اسی کی بخشش کی اُمید بھی۔

غَیبَت سے حضوری کی طرف

اللہ جل شانہ کی تعریف کرتے ہوئے اس کی بارگاہ میں حضوری کی کیفیت پیدا ہو گئی تو براہِ راست دعا نکلی کہ اے اللہ مجھے حکم عطا کر۔ حکم سے مراد مفسرین کرام نے علم و حکمت فرمایا ہے۔

احقاقِ حق کے لیے قوت نافذہ کی طلب

مگر تفسیر بحرِ محیط نے امام رازی کے حوالے سے نقل فرمایا ہے کہ علم و حکمت تو نبوت کا خاصہ ہے جو انہیں پہلے نصیب تھی یہاں مراد قوت نافذہ ہے جس کے ذریعے سے لوگوں کے درمیان فیصلہ کر سکیں اور باطل کو مٹا کر حق نافذ کر سکیں چونکہ اقتدار میں لوگوں کے بھٹکنے کا اندیشہ بڑھ جاتا ہے اگرچہ انبیاء اس سے بالاتر ہوتے ہیں مگر تعلیم کی غرض سے دعا فرمائی کہ ایسا نہ ہو بلکہ مجھے حکومت و اقتدار عطا فرما کر نیکوں اور صالحین کے ساتھ شامل فرما یعنی میں اس

قوت سے نیکی اور بھلائی نافذ کرسکوں اور ایسی کمالِ صداقت اور نیکی کے نفاذ کی قوت بخش کہ میری روایت بعد والوں میں بھی جاری ہو اور ہمیشہ حصولِ اقتدار تیری عظمت کے اظہار کا ذریعہ بنے نہ یہ کہ لوگ اس سے گمراہ ہوتے رہیں چنانچہ آپ کی دعا کی اجابت نبی اکرم ﷺ کی بعثت اور مسلمانوں کی خصوصاً خلافتِ راشدہ کی حکومت کی صورت میں ظاہر ہوئی نیز آئندہ قیامت تک نیکی غالب اور نافذ کرنے والوں کو آپ کی دعا محیط ہے اور میرے ان اعمال کو قبول فرما کر مجھے جنت اور اس کی نعمتوں کا وارث بنا دے۔

کافر کے لیے زندگی میں ہدایت کی دعا جائز ہے

نیز میرے والد کو ہدایت نصیب فرما کر اس کی بخشش کا سامان کر دے کہ روزِ محشر میرے لیے شرمندگی کا باعث نہ ہو۔ آپ نے دعا تو فرمائی مگر ہدایت کے لیے بندے کا ذاتی فیصلہ اور دلی طلب ضروری ہے جو وہاں نہ تھی لہذا محروم رہے۔

اور پھر قیامت کے دن کا نقشہ کھینچا کہ اس روز مال و دولت جاہ و حشمت یا اولاد وغیرہ کام نہ آئیں گے کہ یہ سب اگر محض دنیا کے حصول کا ذریعہ بنے اور انسان کے دل کو اپنی محبت میں اسیر کر کے اللہ سے غافل کر دیا تو تباہی کا باعث بن گئے ہاں مگر وہ لوگ جن کو قلبِ سلیم نصیب ہوا یا جو اپنے قلب کو سلامت لائے یعنی

قلبِ سلیم

وہ اللہ کی محبت سے آباد اور اللہ کے نور سے روشن رہا اور جاہ و حشمت مال و دولت اور اولاد تک کو اللہ کے احکام کے نفاذ کا ذریعہ بنایا تو اس کا مال بھی اس کے کام آ گیا اور اولاد بھی اور قلبِ سلیم کا ذریعہ صرف اور صرف اللہ کا ذکر ہے جیسا کہ ارشاد ہے کہ اللہ کے ذکر سے قلب کو اطمینان نصیب ہوتا ہے اور ذکر کے سوتے قلبِ اطہر رسول اللہ ﷺ سے پھوٹتے ہیں اور شیخ انہیں کا امین ہوتا ہے جس کی نظر اور توجہ قلوب کو ذاکر اور روشن کر دیتی ہے۔

اس روز جنت کو قریب ہی سجا دیا جائے گا جو اللہ سے ڈرنے اور اس کی اطاعت کرنے والوں کے لیے ہوگی اور دوزخ بھی کھینچ کر سامنے کر دی جائے گی کہ اللہ سے بغاوت کرنے والے بھی اپنے ٹھکانے کو دیکھتے رہیں پھر کفار سے سوال ہوگا کہ اللہ کو چھوڑ کر جن کو تم نے معبود بنا لیا تھا انہیں تلاش کرو کہ آج تمہاری مدد کرسکیں یا کیا وہ اپنا بچاؤ بھی کرسکتے ہیں؟ پھر بتوں اور کفار کو اکٹھا ہی اُلٹے منہ دوزخ میں پھینک دیا جائے گا اور ابلیس کا سارا

لاؤ لشکر بھی جہنم میں جھونک دیا جائے گا تب کفار و شیاطین آپس میں لڑیں گے اور کفار کہہ اٹھیں گے اللہ کی قسم ہم گمراہ تھے کہ تم جیسے ذلیل پتھروں کو اور شیاطین کو اللہ کے برابر درجہ دیتے تھے حقیقت یہ ہے کہ ہمارے گمراہ سرداروں اور بے دین لیڈروں نے ہمیں تباہ کر دیا خود بھی مجرم تھے ہمیں بھی بنا دیا آج کوئی ہماری سفارش کرنے والا بھی نہیں اور نہ کوئی خیر خواہ دوست ہے۔

کاش ایک بار پھر دنیا میں جانا نصیب ہو جائے تو ہم یقیناً مسلمان اور ایماندار بن جائیں گے ان سب باتوں میں کس قدر عبرت ہے مگر دنیا میں لوگوں کی اکثریت ایمان سے محروم رہتی ہے یہی حال اس زمانے میں اہلِ مکہ کا تھا اور آپ کا پروردگار غالب ہے چاہے تو سب کو تباہ کر دے مگر وہ رحم کرنے والا ہے اور درگذر فرماتا ہے کہ انہیں مہلت نصیب ہے۔

رکوع نمبر ۶ آیات ۱۰۵ تا ۱۲۲ وَقَالَ الَّذِيْنَ ۱۹/۱۰

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ ِۨالْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۰۵﴾	قومِ نوح نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿۱۰۵﴾	105. Noah's folk denied the messengers (of Allah),
اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ نُوْحٌ اَلَا تَتَّقُوْنَ ﴿۱۰۶﴾	جب اُن سے انکے بھائی نوح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں ﴿۱۰۶﴾	106. When their brother Noah said unto them: Will ye not ward off (evil)?
اِنِّىْ لَـكُمْ رَسُوْلٌ اَمِيْنٌ ﴿۱۰۷﴾	میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں ﴿۱۰۷﴾	107. Lo! I am a faithful messenger unto you,
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۰۸﴾	تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۱۰۸﴾	108. So keep your duty to Allah, and obey me.
وَمَاۤ اَسْـَٔـــلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ ۚ اِنْ اَجْرِىَ اِلَّا عَلٰى رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۱۰۹﴾	اور میں اس کام کا تم سے صلہ نہیں مانگتا میرا صلہ تو خدائے رب العالمین ہی پر ہے ﴿۱۰۹﴾	109. And I ask of you no wage therefor; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوْنِ ﴿۱۱۰﴾	تو خدا سے ڈرو اور میرے کہنے پر چلو ﴿۱۱۰﴾	110. So keep your duty to Allah, and obey me.
قَالُوْۤا اَنُؤْمِنُ لَكَ وَاتَّبَعَكَ الْاَرْذَلُوْنَ ﴿۱۱۱﴾	وہ بولے کہ کیا ہم تم کو مان لیں اور تمہارے پیرو تو ذلیل لوگ ہوتے ہیں ﴿۱۱۱﴾	111. They said: Shall we put faith in thee, when the lowest (of the people) follow thee?
قَالَ وَمَا عِلْمِىْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴿۱۱۲﴾	نوح نے کہا کہ مجھے کیا معلوم کہ وہ کیا کرتے ہیں ﴿۱۱۲﴾	112. He said: And what knowledge have I of what they may have been doing (in the past)?
اِنْ حِسَابُهُمْ اِلَّا عَلٰى رَبِّىْ لَوْ تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۱۳﴾	ان کا حساب (اعمال) میرے پروردگار کے ذمے ہے کاش تم سمجھو ﴿۱۱۳﴾	113. Lo! their reckoning is my Lord's concern, if ye but knew;
وَمَاۤ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۱۱۴﴾	اور میں مومنوں کو نکال دینے والا نہیں ہوں ﴿۱۱۴﴾	114. And I am not (here) to repulse believers.
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۱۵﴾	میں تو صرف کھول کھول کر نصیحت کرنے والا ہوں ﴿۱۱۵﴾	115. I am only a plain warner.
قَالُوْا لَـئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ يٰنُوْحُ لَتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمَرْجُوْمِيْنَ ﴿۱۱۶﴾	انہوں نے کہا کہ نوح اگر تم باز نہ آؤ گے تو سنگسار کر دیئے جاؤ گے ﴿۱۱۶﴾	116. They said: If thou cease not, O Noah, thou wilt surely be among those stoned (to death).

قَالَ رَبِّ إِنَّ قَوْمِي كَذَّبُونِ ﴿١١٧﴾
(نوح نے) کہا کہ پروردگار میری قوم نے تو مجھے جھٹلا دیا ﴿١١٧﴾

فَافْتَحْ بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ فَتْحًا وَنَجِّنِي وَمَن مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿١١٨﴾
سو تو میرے اور ان کے درمیان ایک کھلا فیصلہ کر دے اور مجھے اور جو مومن میرے ساتھ ہیں ان کو بچا لے ﴿١١٨﴾

فَأَنجَيْنَاهُ وَمَن مَّعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ ﴿١١٩﴾
پس ہم نے انکو اور جو ان کے ساتھ بھری ہوئی کشتی میں (سوار) تھے انکو بچا لیا ﴿١١٩﴾

ثُمَّ أَغْرَقْنَا بَعْدُ الْبَاقِينَ ﴿١٢٠﴾
پھر اس کے بعد باقی لوگوں کو ڈبو دیا ﴿١٢٠﴾

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم مُّؤْمِنِينَ ﴿١٢١﴾
بے شک اس میں نشانی ہے اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ﴿١٢١﴾

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٢٢﴾
اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿١٢٢﴾

117. He said: My Lord! Lo! my own folk deny me.
118. Therefore judge Thou between us, a (conclusive) judgement, and save me and those believers who are with me.
119. And We saved him and those with him in the laden ship.
120. Then afterward We drowned the others.
121. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers.
122. And lo, thy Lord, He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

نبی اور رسول کو نہ ماننا گویا منصب نبوّت کا انکار شمار ہوگا جیسے سب کا انکار کر دیا

نوح علیہ السلام کی قوم نے اللہ کے رسولوں کو ماننے سے انکار کر دیا کہ نوح علیہ السلام کا انکار کر کے گویا انہوں نے منصب نبوت و رسالت کا انکار کیا جو تمام انبیاء کا انکار شمار ہوا۔ اور نوح علیہ السلام ان کے لیے کوئی غیر معروف آدمی نہ تھے ان کے قومی بھائی تھے جن کی ذات سے وہ بخوبی واقف تھے مگر جب انہوں نے ان کے کردار پر بات کی اور فرمایا یاد رکھو میں اللہؐ کا رسول ہوں اور امانتدار ہوں یعنی وہی کہتا ہوں جو اللہؐ کہنے کا حکم دیتے ہیں اور تم سے اس لیے کہتا ہوں کہ اللہؐ نے تمہاری طرف بھیجا ہے۔ لہذا اللہ سے ڈرو اس کی نافرمانی سے باز آؤ اور میری اطاعت کرو جو در اصل اللہؐ کی اطاعت ہے۔ یہ بھی دیکھ لو کہ اس ساری تبلیغ اور مجاہدے پر میں تم سے کوئی اجرت طلب نہیں کرتا بلکہ میری اجرت اللہ کریم ہی دینگے جو سب جہانوں کو پالنے والے ہیں۔ یہ مسئلہ پہلے بھی گذر چکا ہے کہ

تبلیغ اور عبادات پہ اُجرت

عبادات اور تبلیغ پر اجرت جائز نہیں مفتی محمد شفیع مرحوم معارف القرآن میں فرماتے ہیں کہ سلف صالحین نے اس کو حرام کہا ہے مگر متاخرین نے اس کو بحالتِ مجبوری جائز قرار دیا ہے۔ گویا آج بھی مجبوری کے تحت

جائز ہے اور مناسب یہ ہے کہ آدمی روزی کا کوئی دوسرا معروف ذریعہ اپنائے اور عبادات و تبلیغ پر اجرت نہ لے چنانچہ پھر ارشاد ہوا کہ اللہ کی نافرمانی سے باز آجاؤ اور میری اطاعت اختیار کرو جس پر قوم نے جواب دیا آپ کی اطاعت کرلیں جبکہ آپ پر جو چند لوگ ایمان لائے وہ مفلس اور رذیل یعنی مزدور پیشہ لوگ ہیں۔ دنیا داروں کے

دُنیا دار کے لیے امیر و غریب بھی دو قومیں ہیں

نزدیک امیر اور غریب دو الگ قومیں ہیں اور سب بھلائیاں امارت میں اور ساری رذالت غربت میں نظر آتی ہے جبکہ اللہ کے نزدیک بھلائی اور خوبی اطاعت میں ہے خواہ غریب کرے یا امیر اور رذالت نافرمانی میں ہے چنانچہ نوح علیہ السلام نے فرمایا کہ تمہارا یہ خیال درست نہیں کہ اعمال کا حساب تو اللہ کو لینا ہے اور وہ ہی دلوں کے حال سے بھی واقف ہے رہی یہ بات کہ میں انہیں نکال باہر کروں تب تم ایمان لاؤ گے تو میں ایسا نہیں کر سکتا کہ ایمان لا چکے تم بھی چاہو تو ان کے ساتھ شامل ہو جاؤ ورنہ تمہاری مرضی کہ میرا منصب برے کاموں اور غلط عقائد کے انجام بد کی خبر دینا ہے جو میں تم سب کو پہنچا رہا ہوں اس سے بچاؤ کا راستہ اختیار کرنا تمہارا کام ہے۔ ان کھری کھری باتوں پہ وہ اور بھڑک اُٹھے اور کہنے لگے کہ آپ یہ سب کچھ کہنا اور کرنا بند کیجیے اور ہمارے معاشرے کے خلاف کوئی نئی راہ مت کھولیے ورنہ ہم بطورِ سزا آپ کو سنگسار کر دیں گے ایک بہت لمبے عرصے بعد ان سے ناامید ہو کر آپ نے دعا کی بارِ الٰہا اب میری قوم نے میری اور مومنین کی ہلاکت کا فیصلہ کر لیا ہے اور میں اپنی بات منوانے سے ناامید ہو چکا ہوں اب میرے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دیجیے کہ یہ تباہ و برباد ہو کر مٹ جائیں اور مجھے اور میرے ساتھ ایمان لانے والوں کو ان سے اور عذابِ الٰہی سے بھی نجات دیجیے۔ چنانچہ اللہ ؑ کا عذاب نازل ہوا جس میں صرف نوح علیہ السلام اور ان کی کشتی میں سوار لوگ تو محفوظ رہے باقی سب کے سب غرق ہو کر تباہ ہو گئے۔ یہ سب قصہ بھی اس لیے بیان کیا گیا ہے کہ اس میں بہت بڑی عبرت ہے اور انبیاء کی نافرمانی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے یہ بات سامنے آجاتی ہے مگر اس کے باوجود اکثر لوگ ایمان سے محروم رہتے ہیں جبکہ اللہ ؑ ان سب کی ہلاکت پہ بھی قادر ہے مگر وہ رحیم ہے کہ مہلت دے رکھی ہے۔

رکوع نمبر ۷ آیات ۱۲۳ تا ۱۴۰

كَذَّبَتْ عَادٌ الْمُرْسَلِينَ ﴿١٢٣﴾	عاد نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿١٢٣﴾	123. (The tribe of) 'Aād denied the messengers (of Allah).
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ هُودٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٢٤﴾	جب ان سے ان کے بھائی ہود نے کہا کیا تم ڈرتے نہیں؟ ﴿١٢٤﴾	124. When their brother Hūd said unto them: Will ye not ward off (evil)?
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٢٥﴾	میں تو تمہارا امانتدار پیغمبر ہوں ﴿١٢٥﴾	125. Lo! I am a faithful messenger unto you,
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٢٦﴾	تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿١٢٦﴾	126. So keep your duty to Allah and obey me.
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ	اور میں اس کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ (خدائے)	127. And I ask of you no wage therefor; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٢٧﴾	رب العالمین کے ذمے ہے ﴿١٢٧﴾	
أَتَبْنُونَ بِكُلِّ رِيعٍ آيَةً تَعْبَثُونَ ﴿١٢٨﴾	بھلا تم ہر اونچی جگہ پر عبث نشان تعمیر کرتے ہو ﴿١٢٨﴾	128. Build ye on every high place a monument for vain delight:
وَتَتَّخِذُونَ مَصَانِعَ لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُونَ ﴿١٢٩﴾	اور محل بناتے ہو شاید تم ہمیشہ رہو گے ﴿١٢٩﴾	129. And seek ye out strongholds, that haply ye may last for ever!
وَإِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِينَ ﴿١٣٠﴾	اور جب (کسی کو) پکڑتے ہو تو ظالمانہ پکڑتے ہو ﴿١٣٠﴾	130. And if ye seize by force, seize ye as tyrants?
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٣١﴾	تو خدا سے ڈرو اور میری اطاعت کرو ﴿١٣١﴾	131. Rather keep your duty to Allah, and obey me.
وَاتَّقُوا الَّذِي أَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُونَ ﴿١٣٢﴾	اور اس سے جس نے تم کو ان چیزوں سے مدد دی جن کو تم جانتے ہو ڈرو ﴿١٣٢﴾	132. Keep your duty toward Him Who hath aided you with (the good things) that ye know.
أَمَدَّكُمْ بِأَنْعَامٍ وَبَنِينَ ﴿١٣٣﴾	اس نے تمہیں چارپایوں اور بیٹوں سے مدد دی ﴿١٣٣﴾	133. Hath aided you with cattle and sons,
وَجَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٣٤﴾	اور باغوں اور چشموں سے ﴿١٣٤﴾	134. And gardens and watersprings.
إِنِّي أَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٣٥﴾	مجھ کو تمہارے بارے میں بڑے (سخت) دن کے عذاب کا خوف ہے ﴿١٣٥﴾	135. Lo! I fear for you the retribution of an awful Day.
قَالُوا سَوَاءٌ عَلَيْنَا أَوَعَظْتَ أَمْ لَمْ تَكُنْ	وہ کہنے لگے ہمیں خواہ نصیحت کرو یا نہ کرو ہمارے لئے	136. They said: It is all one to us whether thou preachest or art not of those who preach;
مِنَ الْوَاعِظِينَ ﴿١٣٦﴾	یکساں ہے ﴿١٣٦﴾	
إِنْ هَٰذَا إِلَّا خُلُقُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٣٧﴾	یہ تو اگلوں ہی کے طریق ہیں ﴿١٣٧﴾	137. This is but a fable of the men of old,
وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ﴿١٣٨﴾	اور ہم پر کوئی عذاب نہیں آئے گا ﴿١٣٨﴾	138. And we shall not be doomed.
فَكَذَّبُوهُ فَأَهْلَكْنَاهُمْ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً	تو انہوں نے ہود کو جھٹلایا سو ہم نے ان کو ہلاک کر ڈالا۔ بیشک اس	139. And they denied him; therefor We destroyed them. Lo! herein is indeed a portent,
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٣٩﴾	میں نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ﴿١٣٩﴾	yet most of them are not believers.
ع وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٤٠﴾	اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿١٤٠﴾	140. And lo! thy Lord, He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

ایسا ہی حال قوم عاد کا ہے جس نے اللہ کے رسولوں کی بات کا انکار کیا جبکہ ان کی طرف ھُود علیہ السلام

مبعوث ہوئے جوان کے قومی بھائی تھے۔ اور انہیں وہی دعوت پہنچائی کہ اللہؐ سے ڈرو اور اپنے کردار کی اصلاح کرو میں تمہاری طرف اللہؐ کا رسول ہوں اور نہایت امانت داری کے ساتھ اللہ کا پیغام پہنچا رہا ہوں لہٰذا خوفِ خدا اختیار کرو اور میری بات مانو جس کا تم سے کوئی معاوضہ بھی طلب نہیں کرتا بلکہ اپنی اُجرت کا اللہ سے جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے امیدوار ہوں۔ تم اپنی حالت پر غور کرو کہ ہر وادی میں تم نے بڑی بڑی یادگاریں تعمیر کی ہیں اور ضرورت سے زائد بڑے بڑے محل بناتے ہو جیسے تم نے ہمیشہ

بلا ضرورت بڑی عمارات اور یادگاریں تعمیر کرنا مذموم ہے

اسی دنیا میں رہنا ہو۔ مفسرین کرام کے مطابق بلا ضرورت کروڑوں خرچ کرکے محض یادگاریں بنانا اور بلا ضرورت بڑے بڑے محلات بنانا شرعاً قابلِ مذمت اور بہت بُرا ہے اور اگر حاکم بنائے جب کہ ملک میں لوگ ضروریاتِ زندگی کو ترس رہے ہوں تو یہ حرام ہے۔ نیز اس دنیاوی شوکت کی نمائش نے تمہارے دل بہت سخت کر دیئے ہیں اور اگر کسی سے مواخذہ کرتے ہو تو اس پر بہت سختی کرتے ہو۔ اور ظلم کی حد تک چلے جاتے ہو۔ یہ متکبرانہ انداز ایمان کی راہ میں رکاوٹ بنتے ہیں ان سے باز آؤ اللہ سے ڈرو میری بات مان لو۔ ذرا سوچو اللہؐ نے تم پر کس قدر انعامات فرمائے ہیں مال اولاد ہنستے بستے گھر خوبصورت باغات اور چشمے مگر ڈر اس بات کا ہے کہ تمہاری بداعمالی کسی دن بہت بڑا عذاب نہ لے آئے اور سب کچھ تباہ ہو جائے۔ وہ کہنے لگے کہ آپ کچھ کہیں یا نہ کہیں ہمارے نزدیک آپ کی بات کی کوئی اہمیت نہیں اور اس طرح کی باتیں پہلے بھی لوگ کیا کرتے تھے ہر زمانہ میں ایسے لوگ بھی ضرور ہوتے ہیں جو ایسی باتیں کرتے ہیں مگر کوئی عذاب نہیں آیا اور نہ ہی آئے گا۔

چنانچہ جب انہوں نے نبی کی بات کا انکار ہی کر دیا تو ان پر عذاب نازل ہو گیا اور وہ تباہ و برباد ہو کر مٹ گئے اس قصہ میں بھی عبرت کا سامان ہے مگر اس کے باوجود بھی اکثر لوگ ایمان سے محروم ہیں اور اللہ قادر ہے کہ ان کی گرفت کرے مگر یہ اس کی رحمت ہے کہ مہلت دے رکھی ہے۔

رکوع نمبر ۸ آیات ۱۴۱ تا ۱۵۹ وَقَالَ الَّذِیْنَ 19/12

كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ الْمُرْسَلِيْنَ ﴿۱۴۱﴾

(اور قوم ثمود نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿۱۴۱﴾)

141. (The tribe of) Thamud denied the messengers (of Allah).

إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ صَٰلِحٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿١٤٢﴾	جب اُن سے اُنکے بھائی صالح نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں؟ ﴿١٤٢﴾
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿١٤٣﴾	میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿١٤٣﴾
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٤٤﴾	تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿١٤٤﴾
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ	اور میں اس کا تم سے بدلہ نہیں مانگتا. میرا بدلہ (خدائے)
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٤٥﴾	رب العالمین کے ذمے ہے ﴿١٤٥﴾
أَتُتْرَكُونَ فِي مَا هَاهُنَا آمِنِينَ ﴿١٤٦﴾	کیا جو چیزیں (تمہیں) یہاں (میسر) ہیں ان میں تم بےخوف چھوڑ دیئے جاؤ گے؟ ﴿١٤٦﴾
فِي جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ﴿١٤٧﴾	(یعنی) باغ اور چشمے ﴿١٤٧﴾
وَزُرُوعٍ وَنَخْلٍ طَلْعُهَا هَضِيمٌ ﴿١٤٨﴾	اور کھیتیاں اور کھجوریں جنکے خوشے لطیف و نازک ہوتے ہیں ﴿١٤٨﴾
وَتَنْحِتُونَ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوتًا فَارِهِينَ ﴿١٤٩﴾	اور تکلف سے پہاڑوں میں تراش تراش کر گھر بناتے ہو ﴿١٤٩﴾
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿١٥٠﴾	تو خدا سے ڈرو اور میرے کہے پر چلو ﴿١٥٠﴾
وَلَا تُطِيعُوا أَمْرَ الْمُسْرِفِينَ ﴿١٥١﴾	اور حد سے تجاوز کرنے والوں کی بات نہ مانو ﴿١٥١﴾
الَّذِينَ يُفْسِدُونَ فِي الْأَرْضِ وَلَا يُصْلِحُونَ ﴿١٥٢﴾	جو ملک میں فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے ﴿١٥٢﴾
قَالُوا إِنَّمَا أَنْتَ مِنَ الْمُسَحَّرِينَ ﴿١٥٣﴾	وہ کہنے لگے کہ تم تو جادو زدہ ہو ﴿١٥٣﴾
مَا أَنْتَ إِلَّا بَشَرٌ مِثْلُنَا فَأْتِ بِآيَةٍ إِنْ	تم اور کچھ نہیں ہماری ہی طرح کے آدمی ہو. اگر سچے ہو
كُنْتَ مِنَ الصَّادِقِينَ ﴿١٥٤﴾	تو کوئی نشانی پیش کرو ﴿١٥٤﴾
قَالَ هَٰذِهِ نَاقَةٌ لَهَا شِرْبٌ وَلَكُمْ	(صالح نے) کہا (دیکھو) یہ اونٹنی ہے (ایک دن) اسکی پانی
شِرْبُ يَوْمٍ مَعْلُومٍ ﴿١٥٥﴾	پینے کی باری ہے اور ایک معین روز تمہاری باری ﴿١٥٥﴾
وَلَا تَمَسُّوهَا بِسُوءٍ فَيَأْخُذَكُمْ عَذَابُ	اور اس کو کوئی تکلیف نہ دینا (نہیں تو) تم کو سخت عذاب
يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿١٥٦﴾	آپکڑے گا ﴿١٥٦﴾
فَعَقَرُوهَا فَأَصْبَحُوا نَادِمِينَ ﴿١٥٧﴾	تو انہوں نے اسکی کونچیں کاٹ ڈالیں پھر نادم ہوئے ﴿١٥٧﴾
فَأَخَذَهُمُ الْعَذَابُ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً	سو اُن کو عذاب نے آپکڑا. بیشک اس میں نشانی ہے
وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿١٥٨﴾	اور ان میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ﴿١٥٨﴾
ع وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿١٥٩﴾	اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿١٥٩﴾

142. When their brother Ṣāliḥ said unto them: Will ye not ward off (evil)?
143. Lo! I am a faithful messenger unto you,
144. So keep your duty to Allah and obey me.
145. And I ask of you no wage therefor; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.
146. Will ye be left secure in that which is here before us,
147. In gardens and water-springs,
148. And tilled fields and heavy-sheathed palm-trees,
149. Though ye hew out dwellings in the mountains, being skilful?
150. Therefor keep your duty to Allah and obey me,
151. And obey not the command of the prodigal,
152. Who spread corruption in the earth, and reform not.
153. They said: Thou art but one of the bewitched;
154. Thou art but a mortal like us. So bring some token if thou art of the truthful.
155. He said: (Behold) this she-camel. She hath the right to drink (at the well), and ye have the right to drink, (each) on an appointed Day.
156. And touch her not with ill lest there come on you the retribution of an awful Day.
157. But they hamstrung her, and then were penitent.
158. So the retribution came on them. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers.
159. And lo! thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

قومِ ثمود نے بھی اللہ کے رسولوں کی بات نہ مانی جب ان کے ہاں ان کے قومی بھائی صالح علیہ السلام مبعوث
ہوئے اور انہوں نے فرمایا کہ لوگو اللہ ج کا خوف کرو میں تمہاری طرف اللہ ج کا رسول ہوں اور رسول پوری امانتداری

سے اللہؐ کی بات پہنچاتا ہے چنانچہ میری بات مان لو یہی اللہ کی اطاعت ہے اور میں اپنی بات منوا کر کوئی اُجرت نہیں چاہتا کہ مجھے مال و دولت مل جائے اور میں حاکم بن جاؤں بلکہ میری اجرت تو اللہ کی بارگاہ سے ملے گی جو سب جہانوں کا پروردگار ہے یاد رکھو تم اپنے گھروں میں نہ رہ پاؤ گے یہ خوبصورت گھر یہ باغات اور چشمے اور پھلوں سے لدی پھندی کھجوریں چھوڑ کر جانا ہوگا۔ دیکھو اللہؐ نے تمہیں کیا مہارت بخشی ہے کہ پہاڑوں کو کاٹ کر خوبصورت اور پُرتکلف گھر بنا لیتے ہو۔ کسی بھی فن میں کمال حاصل کرنا اللہؐ کا احسان ہے اور ہر زمانے

کمالِ ہُنر

کے اپنے فنون ہیں۔ از منہ رفتہ کے بعض فنون ایسے بھی پائے گئے جو آج بھی بہت مشکل نظر آتے ہیں جیسے اہرام کی تعمیر اس میں جیومیٹری کے زاویے اور ریز کا استعمال جو براہِ راست سورج کی روشنی سے حاصل کی جاتی ہیں ایسے ہی ثمود کے گھر کہ بڑے پہاڑوں کی ٹھوس چٹانوں کو کاٹ کر پُرتکلف اور اوپر نیچے کئی منزلہ گھروں کی تعمیر جو آج بھی محال نظر آتی ہے لہٰذا کسی بھی فن میں کمال حاصل کرنا جو انسانی بہتری کے کام آئے اللہؐ کی نعمت ہے ہاں اگر اسے تخریب میں استعمال کیا جائے یا اللہ سے غفلت کا سبب بن جائے تو یہی عذاب بن جائے گا یعنی بات حصولِ فن کی نہیں اس کے استعمال کی ہے لہٰذا تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو کہ یہ درحقیقت اللہ کی اطاعت ہے اور اللہؐ کے نافرمان لوگوں کی بات نہ مانو جو تمہارے سردار اور رہنما بنے ہوئے ہیں اور اللہؐ کی زمین پر فساد پھیلانے کا سبب بن رہے ہیں جن میں بھلائی اور اصلاح کی کوئی بات نہیں تو لوگ کہنے لگے کہ آپ پر تو جادو کے بہت بُرے اثرات لگتے ہیں جو یوں بہکی بہکی باتیں کرنے لگے ہو اور کہتے ہو میں نبی ہوں حالانکہ ہماری طرح کے بشر اور آدمی ہو ان کے خیال میں بشر یا آدمی نبی نہیں ہو سکتا تھا چنانچہ اگر واقعی نبی ہو اور اپنی بات میں سچے ہو تو کوئی دلیل پیش کرو یعنی کوئی معجزہ دکھاؤ۔ انہوں نے دعا کی اور بطور معجزہ ایک چٹان سے اونٹنی برآمد ہو گئی۔ جس کا مفصل تذکرہ دوسری جگہ موجود ہے۔ فرمایا یہ اونٹنی کا اس طرح سے پیدا ہونا میری دلیل ہے اور اب پانی کے چشموں پر ایک روز یہ سارا پانی پی لے گی اور ایک روز تمہارے مویشی اور ریوڑ پی سکیں گے خبردار اسے کبھی نقصان نہ پہنچانا ورنہ تمہیں اللہ کا عذاب آپکڑے گا وہ ایمان بھی نہ لائے ماسوا چند خوش نصیبوں کے اور اونٹنی کی ٹانگیں کاٹ کر اسے مار ڈالا۔ چنانچہ ایک صبح اٹھے تو بہت نادم تھے کہ عذاب کے آثار ظاہر تھے اور عذاب کے ظاہر ہو جانے کے بعد ندامت کس کام کی چنانچہ ان پر عذاب نازل ہو گیا اور تباہ و برباد ہو گئے یہ سب عبرت آموز

تاریخ ہے اس کے باوجود اکثر لوگ ایمان نہیں لاتے حالانکہ اللہ قادر ہے انہیں بھی عذاب میں مبتلا کر سکتا
ہے مگر یہ تیرے رب کی رحمت ہے کہ مہلت دے رکھی ہے۔

رکوع نمبر ۹ آیات ۱۶۰ تا ۱۷۵

وَقَالَ الَّذِينَ $\frac{19}{13}$

كَذَّبَتْ قَوْمُ لُوطٍ الْمُرْسَلِينَ ﴿۱۶۰﴾	(اور) قوم لوط نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿۱۶۰﴾	160. The folk of Lot denied the messengers (of Allah).
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ لُوطٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۶۱﴾	جب اُن سے اُن کے بھائی لوط نے کہا کہ تم کیوں نہیں ڈرتے ﴿۱۶۱﴾	161. When their brother Lot said unto them: Will ye not ward off (evil)?
إِنِّي لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۶۲﴾	میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿۱۶۲﴾	162. Lo! I am a faithful messenger unto you,
فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۶۳﴾	تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۱۶۳﴾	163. So keep your duty to Allah and obey me.
وَمَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ إِنْ أَجْرِيَ إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۴﴾	اور میں تم سے اس (کام) کا بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ (خدائے) رب العالمین کے ذمے ہے ﴿۱۶۴﴾	164. And I ask of you no wage therefor; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.
أَتَأْتُونَ الذُّكْرَانَ مِنَ الْعَالَمِينَ ﴿۱۶۵﴾	کیا تم اہل عالم میں سے لڑکوں پر مائل ہوتے ہو ﴿۱۶۵﴾	165. What! Of all creatures do ye come unto the males,
وَتَذَرُونَ مَا خَلَقَ لَكُمْ رَبُّكُمْ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ بَلْ أَنْتُمْ قَوْمٌ عَادُونَ ﴿۱۶۶﴾	اور تمہارے پروردگار نے جو تمہارے لئے تمہاری بیویاں پیدا کی ہیں ان کو چھوڑ دیتے ہو حقیقت یہ ہے کہ تم حد سے نکل جانے والے ہو ﴿۱۶۶﴾	166. And leave the wives your Lord created for you? Nay, but ye are froward folk!
قَالُوا لَئِنْ لَمْ تَنْتَهِ يَا لُوطُ لَتَكُونَنَّ مِنَ الْمُخْرَجِينَ ﴿۱۶۷﴾	وہ کہنے لگے کہ لوط اگر تم باز نہ آؤ گے تو شہر بدر کر دیئے جاؤ گے ﴿۱۶۷﴾	167. They said: If thou cease not, O Lot, thou wilt soon be of the outcast.
قَالَ إِنِّي لِعَمَلِكُمْ مِنَ الْقَالِينَ ﴿۱۶۸﴾	لوط نے کہا کہ میں تمہارے کام سے سخت بیزار ہوں ﴿۱۶۸﴾	168. He said: I am in truth of those who hate your conduct.
رَبِّ نَجِّنِي وَأَهْلِي مِمَّا يَعْمَلُونَ ﴿۱۶۹﴾	اے میرے پروردگار مجھ کو اور میرے گھر والوں کو ان کے کاموں (کے وبال) سے نجات دے ﴿۱۶۹﴾	169. My Lord! Save me and my household from what they do.
فَنَجَّيْنَاهُ وَأَهْلَهُ أَجْمَعِينَ ﴿۱۷۰﴾	سو ہم نے اُن کو اور ان کے گھر والوں کو سب کو نجات دی ﴿۱۷۰﴾	170. So We saved him and his household, every one,
إِلَّا عَجُوزًا فِي الْغَابِرِينَ ﴿۱۷۱﴾	مگر ایک بڑھیا کہ پیچھے رہ گئی ﴿۱۷۱﴾	171. Save an old woman among those who stayed behind.
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ ﴿۱۷۲﴾	پھر ہم نے اوروں کو ہلاک کر دیا ﴿۱۷۲﴾	172. Then afterward We destroyed the others.
وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ مَطَرًا فَسَاءَ مَطَرُ الْمُنْذَرِينَ ﴿۱۷۳﴾	اور ان پر مینہ برسایا سو جو مینہ ان (لوگوں) پر برسا جو ڈرائے گئے تھے وہ بُرا تھا ﴿۱۷۳﴾	173. And We rained on them a rain. And dreadful is the rain of those who have been warned.
إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ﴿۱۷۴﴾	بیشک اس میں نشانی ہے اور اُن میں اکثر ایمان لانے والے نہیں تھے ﴿۱۷۴﴾	174. Lo! herein is indeed a portent, yet most of them are not believers.
وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ﴿۱۷۵﴾ ع	اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿۱۷۵﴾	175. And lo! thy Lord, He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

قومِ لوط نے بھی اللہ کے رسولوں کا انکار کیا جب ان کے قومی بھائی لوط علیہ السلام نے انہیں دعوت دی کہ اللہ کا خوف اختیار کرو میں تمہارے لیے اللہ کا رسول اور امین ہوں لہٰذا میری بات مان کر اللہ کی اطاعت اختیار کرو میں اس پر تم سے کوئی اجرت نہیں چاہتا بلکہ میرا اجر تو اللہ کریم دیں گے جو سب جہانوں کو پالنے والے ہیں۔ تم اپنے کام کی خباثت تو دیکھو کہ اپنی بیویوں کو چھوڑ کر مردوں اور لڑکوں سے بدفعلی کرتے ہو ایسا بُرا کام تو دُنیا میں تمہارے سوا کوئی نہیں کرتا۔ یہاں سے علماء نے ثابت فرمایا ہے کہ بدفعلی حرام ہے خواہ اپنی بیوی سے بھی کرے نبی کریم ﷺ نے ایسے شخص پر لعنت فرمائی ہے۔ بلکہ بیوی بھی اسی طرح حلال ہے جس طرح فطرت کا تقاضا ہے اور غیر فطری طریقہ حرام ہے۔ وہ کہنے لگے کہ اپنے کام سے کام رکھو اور اگر آپ باز نہ آئے تو ہم آپ کو شہر بدر کر دیں گے پھر تم نیک لوگ الگ شہر بساتے پھرنا آپ نے فرمایا تم جو کچھ بھی کر لو میں تمہارے اس فعل سے سخت بیزار ہوں اور اس سے سمجھوتہ نہیں کر سکتا نیز آپ نے دعا فرمائی کہ اللہ اس بدکاری پر جو عذاب آنے والا ہے اس سے مجھے اور میرے متبعین کو بچا لے چنانچہ اللہ کریم نے انہیں اور ان کے لوگوں کو عذاب سے بچا لیا سوائے ان کی بڑھیا بیوی کے جو ایمان نہ لائی تھی وہ پیچھے رہ جانے والوں کے ساتھ رہ گئی اور پھر اس قوم کو اٹھا کر زمین پر پٹخ دیا گیا اور اس پر آسمان سے پتھر برسائے گئے جو بہت سخت عذاب تھا جو ان کے نہ ماننے کے سبب نازل ہوا۔

بدفعلی حرام ہے

لُوطی کی سزا

یہاں سے حنفیہ نے اخذ فرمایا ہے کہ لُوطی کو بلندی سے گرا دیا جائے یا اس پر دیوار گرائی جائے اور یوں اسے ہلاک کیا جائے۔

یہ قصہ بھی بہت عبرت آموز ہے مگر لوگ اکثر ایمان سے محروم رہتے ہیں حالانکہ اللہ غالب ہے مگر اس کی رحمت سے انہیں ابھی مہلت مل رہی ہے۔

كَذَّبَ أَصْحَٰبُ لْـَٔيْكَةِ ٱلْمُرْسَلِينَ ﴿۱۷۶﴾
اور بن کے رہنے والوں نے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا ﴿۱۷۶﴾
176. The dwellers in the wood (of Midian) denied the messengers (of Allah),

إِذْ قَالَ لَهُمْ شُعَيْبٌ أَلَا تَتَّقُونَ ﴿۱۷۷﴾
جب ان سے شعیب نے کہا کہ تم ڈرتے کیوں نہیں ﴿۱۷۷﴾
177. When Shu'eyb said unto them: Will ye not ward off (evil)?

إِنِّى لَكُمْ رَسُولٌ أَمِينٌ ﴿۱۷۸﴾
میں تو تمہارا امانت دار پیغمبر ہوں ﴿۱۷۸﴾
178. Lo! I am a faithful messenger unto you,

فَٱتَّقُوا۟ ٱللَّهَ وَأَطِيعُونِ ﴿۱۷۹﴾
تو خدا سے ڈرو اور میرا کہا مانو ﴿۱۷۹﴾
179. So keep your duty to Allah and obey me.

وَمَآ أَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ ۖ إِنْ أَجْرِىَ
إِلَّا عَلَىٰ رَبِّ ٱلْعَٰلَمِينَ ﴿۱۸۰﴾
اور میں اس (کام) کا تم سے کچھ بدلہ نہیں مانگتا میرا بدلہ تو
(خدائے) رب العالمین کے ذمے ہے ﴿۱۸۰﴾
180. And I ask of you no wage for it; my wage is the concern only of the Lord of the Worlds.

أَوْفُوا۟ ٱلْكَيْلَ وَلَا تَكُونُوا۟ مِنَ ٱلْمُخْسِرِينَ ﴿۱۸۱﴾
(دیکھو) پیمانہ پورا بھرا کرو اور نقصان نہ کیا کرو ﴿۱۸۱﴾
181. Give full measure, and be not of those who give less (than the due).

وَزِنُوا۟ بِٱلْقِسْطَاسِ ٱلْمُسْتَقِيمِ ﴿۱۸۲﴾
اور ترازو سیدھی رکھ کر تولا کرو ﴿۱۸۲﴾
182. And weigh with the true balance.

وَلَا تَبْخَسُوا۟ ٱلنَّاسَ أَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا۟
فِى ٱلْأَرْضِ مُفْسِدِينَ ﴿۱۸۳﴾
اور لوگوں کو ان کی چیزیں کم نہ دیا کرو اور ملک میں
فساد نہ کرتے پھرو ﴿۱۸۳﴾
183. Wrong not mankind in their goods, and do not evil, making mischief in the earth.

وَٱتَّقُوا۟ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلْجِبِلَّةَ ٱلْأَوَّلِينَ ﴿۱۸۴﴾
اور اس سے ڈرو جس نے تم کو اور پہلی خلقت کو پیدا کیا ﴿۱۸۴﴾
184. And keep your duty unto Him Who created you and the generations of the men of old.

قَالُوٓا۟ إِنَّمَآ أَنتَ مِنَ ٱلْمُسَحَّرِينَ ﴿۱۸۵﴾
وہ کہنے لگے کہ تم جادو زدہ ہو ﴿۱۸۵﴾
185. They said: Thou art but one of the bewitched;

وَمَآ أَنتَ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَإِن نَّظُنُّكَ
لَمِنَ ٱلْكَٰذِبِينَ ﴿۱۸۶﴾
اور تم اور کچھ نہیں ہم ہی جیسے آدمی ہو۔ اور ہمارا خیال
ہے کہ تم جھوٹے ہو ﴿۱۸۶﴾
186. Thou art but a mortal like us, and lo! we deem thee of the liars.

فَأَسْقِطْ عَلَيْنَا كِسَفًا مِّنَ ٱلسَّمَآءِ إِن
كُنتَ مِنَ ٱلصَّٰدِقِينَ ﴿۱۸۷﴾
اگر سچے ہو تو ہم پر آسمان سے ایک ٹکڑا
لا گراؤ ﴿۱۸۷﴾
187. Then make fragments of the heaven fall upon us, if thou art of the truthful.

قَالَ رَبِّىٓ أَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُونَ ﴿۱۸۸﴾
شعیب نے کہا کہ جو کام تم کرتے ہو میرا پروردگار اس سے خوب واقف ہے ﴿۱۸۸﴾
188. He said: My Lord is best aware of what ye do.

فَكَذَّبُوهُ فَأَخَذَهُمْ عَذَابُ يَوْمِ ٱلظُّلَّةِ ۚ
إِنَّهُۥ كَانَ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴿۱۸۹﴾
تو ان لوگوں نے ان کو جھٹلایا پس سائبان کے عذاب نے ان کو
آ پکڑا۔ بے شک وہ بڑے (سخت) دن کا عذاب تھا ﴿۱۸۹﴾
189. But they denied him, so there came on them the retribution of the day of gloom. Lo! it was the retribution of an awful Day.

إِنَّ فِى ذَٰلِكَ لَءَايَةً ۖ وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُم
مُّؤْمِنِينَ ﴿۱۹۰﴾
اس میں یقیناً نشانی ہے۔ اور ان میں اکثر ایمان لانے
والے نہیں تھے ﴿۱۹۰﴾
190. Lo! herein is indeed a portent; yet most of them are not believers.

وَإِنَّ رَبَّكَ لَهُوَ ٱلْعَزِيزُ ٱلرَّحِيمُ ﴿۱۹۱﴾ ع
اور تمہارا پروردگار تو غالب (اور) مہربان ہے ﴿۱۹۱﴾
191. And lo! thy Lord! He is indeed the Mighty, the Merciful.

اسرار و معارف

بن کے باسیوں نے بھی اللہ کے رسولوں کی بات ماننے سے انکار کر دیا۔ یہ حضرت شعیب علیہ السلام کی

قوم تھی اور ان کے گرد خوبصورت جنگل تھے انہیں اصحابُ لئیکۃ یعنی" جنگلوں میں مقیم" کہا گیا ہے انہیں بھی شعیب علیہ السلام نے ویسا ہی پیغام دیا کہ اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرلو کہ میں اللہ کی طرف سے مبعوث ہوا ہوں اور مجھے تم سے کوئی بدلہ بھی مطلوب نہیں نہ دولت نہ اقتدار بلکہ میرا اجر تو اللہ کریم عطا فرمائیں گے جو سب جہانوں کے پالنے والے ہیں۔ یہ قوم ناپ تول میں کمی کیا کرتی تھی لہٰذا آپ نے اس پر گرفت فرمائی اور فرمایا کہ ناپ تول میں کمی نہ کیا کرو اور سیدھی ترازو رکھ کر درست ناپ تول کیا کرو۔

ناپ تول میں کمی حرام ہے

ناپ تول سے مراد تمام حقوق اور فرائض ہیں خواہ خرید و فروخت ہو ملازم یا مزدور کی اجرت ہو یا ملازم یا مزدور کام میں سُستی کرے یا عبادات میں سُستی کی جائے تو یہ سب ناپ تول کے حکم میں ہے۔ لوگوں کے ساتھ لین دین میں کمی نہ کیا کرو اور دوسروں کا حق نہ مارا کرو کہ اس سے زمین میں فساد پھوٹ پڑتا ہے جو بہت بڑا جرم ہے۔ اسلام کا کمال یہی ہے

اسلامی نظام امنِ عامہ کا ضامن ہے

کہ ہر آدمی کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے اور سب سے فرائض کی بھرپور ادائیگی کا مطالبہ کرتا ہے لہٰذا امنِ عامہ کا کمال تاریخی اعتبار سے بھی اسلامی حکومت ہی میں نظر آتا ہے وہ کہنے لگے لگتا ہے آپ پر کسی نے جادو کر دیا ہے ہمارے اپنے اموال ہیں جو چاہیں کریں اور آپ تو عام آدمی ہیں ہماری طرح بھلا نبی کیسے ہو گئے بلکہ ہمارا خیال ہے کہ آپ جھوٹ بول رہے ہیں اور اگر آپ واقعی اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں تو ہم پر آسمان کا کوئی ٹکڑا گرا دیجیے تاکہ تصدیق ہو جائے کہ آپ نبی ہیں انہوں نے فرمایا نبی کا کام اللہ کا پیغام پہنچانا ہے وہ میں کر رہا ہوں عذاب دینا یا اعمال پر جزا و سزا یہ میرے رب کا کام ہے اور وہ ہر ایک کے اعمال سے پوری طرح واقف ہے وہ نہ مانے اور ان کے اس انکار پر انہیں سائبان والے دن کے عذاب نے آپکڑا۔ ہوا یہ کہ سخت گرمی پیدا ہو گئی نہ گھر میں چین نہ باہر آرام اور پاس والے جنگل پر بادل چھا گیا جس کے سائے میں ٹھنڈی ہوا چلتی تھی چنانچہ سب لوگ بھاگ بھاگ کر اس بادل کے نیچے جمع ہو گئے جو خوبصورت سائبان بن رہا تھا کہ اچانک اس میں سے آگ برسنے لگی اور یوں وہ سب ایک سخت ترین عذاب کی لپیٹ میں آکر تباہ ہو گئے۔ ان کا قصہ بھی بہت عبرت آموز ہے مگر لوگ ہیں کہ اکثر ایمان سے محروم ہیں حالانکہ اللہ قادر ہے انہیں عذاب دے سکتا ہے مگر یہ اس کی رحمت

ہے کہ مہلت دے رکھی ہے۔

رکوع نمبر ۱۱ آیات ۱۹۲ تا ۲۲۷

Arabic	Urdu	English
وَإِنَّهُ لَتَنزِيلُ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿١٩٢﴾	اور یہ (قرآن خدائے) پروردگار عالم کا اُتارا ہوا ہے (۱۹۲)	192. And lo! it is a revelation of the Lord of the Worlds,
نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ ﴿١٩٣﴾	اس کو امانت دار فرشتہ لے کر اُترا ہے (۱۹۳)	193. Which the True Spirit hath brought down,
عَلَىٰ قَلْبِكَ لِتَكُونَ مِنَ الْمُنذِرِينَ ﴿١٩٤﴾	(یعنی اس نے) تمہارے دل پر (القا کیا ہے) تاکہ (لوگوں کو) نصیحت کرتے رہو (۱۹۴)	194. Upon thy heart, that thou mayest be (one) of the warners,
بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِينٍ ﴿١٩٥﴾	(اور القا بھی) فصیح عربی زبان میں (کیا ہے) (۱۹۵)	195. In plain Arabic speech.
وَإِنَّهُ لَفِي زُبُرِ الْأَوَّلِينَ ﴿١٩٦﴾	اور اس کی خبر پہلے پیغمبروں کی کتابوں میں (لکھی ہوئی) ہے (۱۹۶)	196. And lo, it is in the Scriptures of the men of old.
أَوَلَمْ يَكُن لَّهُمْ آيَةً أَن يَعْلَمَهُ عُلَمَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ ﴿١٩٧﴾	کیا ان کے لئے یہ سند نہیں ہے کہ علمائے بنی اسرائیل اس (بات) کو جانتے ہیں (۱۹۷)	197. Is it not a token for them that the doctors of the Children of Israel know it?
وَلَوْ نَزَّلْنَاهُ عَلَىٰ بَعْضِ الْأَعْجَمِينَ ﴿١٩٨﴾	اور اگر ہم اس کو کسی غیر اہل زبان پر اُتارتے (۱۹۸)	198. And if We had revealed it unto one of any other nation than the Arabs,
فَقَرَأَهُ عَلَيْهِم مَّا كَانُوا بِهِ مُؤْمِنِينَ ﴿١٩٩﴾	اور وہ اسے ان (لوگوں) کو پڑھ کر سناتا تو یہ اسے (کبھی) نہ مانتے (۱۹۹)	199. And he had read it unto them, they would not have believed in it.
كَذَٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِي قُلُوبِ الْمُجْرِمِينَ ﴿٢٠٠﴾	اسی طرح ہم نے انکار کو گنہگاروں کے دلوں میں داخل کر دیا (۲۰۰)	200. Thus do We make it traverse the hearts of the guilty.
لَا يُؤْمِنُونَ بِهِ حَتَّىٰ يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ ﴿٢٠١﴾	وہ جب تک درد دینے والا عذاب نہ دیکھ لیں اس کو نہیں مانیں گے (۲۰۱)	201. They will not believe in it till they behold the painful doom,
فَيَأْتِيَهُم بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٢٠٢﴾	وہ ان پر ناگہاں آواقع ہوگا اور انہیں خبر بھی نہ ہوگی (۲۰۲)	202. So that it will come upon them suddenly, when they perceive not.
فَيَقُولُوا هَلْ نَحْنُ مُنظَرُونَ ﴿٢٠٣﴾	اس وقت کہیں گے کیا ہمیں مہلت ملے گی؟ (۲۰۳)	203. Then they will say: Are we to be reprieved?
أَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُونَ ﴿٢٠٤﴾	تو کیا یہ ہمارے عذاب کو جلدی طلب کر رہے ہیں (۲۰۴)	204. Would they (now) hasten on Our doom?
أَفَرَأَيْتَ إِن مَّتَّعْنَاهُمْ سِنِينَ ﴿٢٠٥﴾	بھلا دیکھو تو اگر ہم ان کو برسوں فائدے دیتے رہیں (۲۰۵)	205. Hast thou then seen, if We content them for (long) years,
ثُمَّ جَاءَهُم مَّا كَانُوا يُوعَدُونَ ﴿٢٠٦﴾	پھر ان پر وہ (عذاب) آواقع ہو جس کا ان سے وعدہ کیا جاتا ہے (۲۰۶)	206. And then cometh that which they were promised,
مَا أَغْنَىٰ عَنْهُم مَّا كَانُوا يُمَتَّعُونَ ﴿٢٠٧﴾	تو جو فائدے یہ اٹھاتے رہے ان کے کس کام آئیں گے (۲۰۷)	207. (How) that wherewith they were contented naught availeth them?
وَمَا أَهْلَكْنَا مِن قَرْيَةٍ إِلَّا لَهَا مُنذِرُونَ ﴿٢٠٨﴾	اور ہم نے کوئی بستی ہلاک نہیں کی مگر اس کے لئے نصیحت کرنے والے (پہلے بھیج دیتے) ہیں (۲۰۸)	208. And We destroyed no township but it had its warners,
ذِكْرَىٰ وَمَا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٠٩﴾	(تاکہ) نصیحت کر دیں اور ہم ظالم نہیں ہیں (۲۰۹)	209. For reminder, for We never were oppressors.
وَمَا تَنَزَّلَتْ بِهِ الشَّيَاطِينُ ﴿٢١٠﴾	اور اس (قرآن) کو شیطان لے کر نازل نہیں ہوئے (۲۱۰)	210. The devils did not bring it down.
وَمَا يَنبَغِي لَهُمْ وَمَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٢١١﴾	یہ کام نہ تو ان کو سزاوار ہے اور نہ وہ اس کی طاقت رکھتے ہیں (۲۱۱)	211. It is not meet for them, nor is it in their power.
إِنَّهُمْ عَنِ السَّمْعِ لَمَعْزُولُونَ ﴿٢١٢﴾	وہ (آسمانی باتوں کے) سننے (کے مقامات) سے الگ کر دیئے گئے ہیں (۲۱۲)	212. Lo! verily they are banished from the hearing,
فَلَا تَدْعُ مَعَ اللَّهِ إِلَٰهًا آخَرَ فَتَكُونَ مِنَ الْمُعَذَّبِينَ ﴿٢١٣﴾	تو خدا کے سوا کسی اور معبود کو مت پکارنا ورنہ تم کو عذاب دیا جائے گا (۲۱۳)	213. Therefore invoke not with Allah another god, lest thou be one of the doomed.

وَأَنذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ ﴿٢١٤﴾
اور اپنے قریب کے رشتہ داروں کو ڈر سنا دو ﴿٢١٤﴾
214. And warn thy tribe of near kindred,

وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ ﴿٢١٥﴾
اور جو مومن تمہارے پیرو ہو گئے ہیں ان سے تواضع پیش آؤ ﴿٢١٥﴾
215. And lower thy wing (in kindness) unto those believers who follow thee.

فَإِنْ عَصَوْكَ فَقُلْ إِنِّي بَرِيءٌ مِّمَّا تَعْمَلُونَ ﴿٢١٦﴾
پھر اگر لوگ تمہاری نافرمانی کریں تو کہہ دو کہ میں تمہارے اعمال سے بے تعلق ہوں ﴿٢١٦﴾
216. And if they (thy kinsfolk) disobey thee, say: Lo! I am innocent of what they do.

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْعَزِيزِ الرَّحِيمِ ﴿٢١٧﴾
اور (خدائے) غالب (اور) مہربان پر بھروسا رکھو ﴿٢١٧﴾
217. And put thy trust in the Mighty, the Merciful,

الَّذِي يَرَاكَ حِينَ تَقُومُ ﴿٢١٨﴾
جو تم کو جب تم تہجد کے وقت اٹھتے ہو دیکھتا ہے ﴿٢١٨﴾
218. Who seeth thee when thou standest up (to pray),

وَتَقَلُّبَكَ فِي السَّاجِدِينَ ﴿٢١٩﴾
اور نمازیوں میں تمہارے پھرنے کو بھی ﴿٢١٩﴾
219. And (seeth) thine abasement among those who fall prostrate (in worship).

إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ﴿٢٢٠﴾
بیشک وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ﴿٢٢٠﴾
220. Lo! He, only He, is the Hearer, the Knower.

هَلْ أُنَبِّئُكُمْ عَلَىٰ مَن تَنَزَّلُ الشَّيَاطِينُ ﴿٢٢١﴾
(اچھا) میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان کس پر اترتے ہیں ﴿٢٢١﴾
221. Shall I inform you upon whom the devils descend?

تَنَزَّلُ عَلَىٰ كُلِّ أَفَّاكٍ أَثِيمٍ ﴿٢٢٢﴾
ہر جھوٹے گنہگار پر اترتے ہیں ﴿٢٢٢﴾
222. They descend on every sinful, false one.

يُلْقُونَ السَّمْعَ وَأَكْثَرُهُمْ كَاذِبُونَ ﴿٢٢٣﴾
جو سنی ہوئی بات (اس کے کان میں) لا ڈالتے ہیں اور وہ اکثر جھوٹے ہیں ﴿٢٢٣﴾
223. They listen eagerly, but most of them are liars.

وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ ﴿٢٢٤﴾
اور شاعروں کی پیروی گمراہ لوگ کیا کرتے ہیں ﴿٢٢٤﴾
224. As for poets, the erring follow them.

أَلَمْ تَرَ أَنَّهُمْ فِي كُلِّ وَادٍ يَهِيمُونَ ﴿٢٢٥﴾
کیا تم نے نہیں دیکھا کہ وہ ہر وادی میں سر مارتے پھرتے ہیں ﴿٢٢٥﴾
•225. Hast thou not seen how they stray in every valley,

وَأَنَّهُمْ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ ﴿٢٢٦﴾
اور کہتے وہ ہیں جو کرتے نہیں ﴿٢٢٦﴾
226. And how they say that which they do not?

إِلَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَذَكَرُوا اللَّهَ كَثِيرًا وَانتَصَرُوا مِن بَعْدِ مَا ظُلِمُوا ۗ وَسَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ ﴿٢٢٧﴾
مگر جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے اور خدا کو بہت یاد کرتے رہے اور اپنے اوپر ظلم ہونے کے بعد انتقام لیا اور ظالم عنقریب جان لیں گے کہ کون سی جگہ لوٹ کر جاتے ہیں ﴿٢٢٧﴾
227. Save those who believe and do good works, and remember Allah much, and vindicate themselves after they have been wronged. Those who do wrong will come to know by what a (great) reverse they will be overturned!

—o—

اسرار و معارف

اسی طرح انسانیت کی ہدایت کے لیے پروردگارِ عالمین نے یہ قرآن آتارا ہے جسے نہایت ایماندار فرشتہ لے کر نازل ہوا ایسا کوئی احتمال نہیں کہ دورانِ نزول کوئی کمی بیشی ہوئی ہو پھر اس کا نزول آپ ﷺ کے قلبِ اطہر پہ

محلِ نزولِ قرآن قلب ہے اس لیے معرفتِ الٰہی قلب کو نصیب ہوتی ہے

ہوا کہ مضامین عقلِ محض تعمیر و اصلاحِ بدن کے لیے ہوتے ہیں جو کفار اور بدکاروں کی عقول میں بھی آتے ہیں اور انہیں کے

بل پر وہ مادی مشینیں ایجاد کرتے ہیں تجارت کاروبار اور عالمی سیاست چلاتے ہیں مگر اس کتاب کے مضامین تو قلب میں وارد ہوئے جو کافر یا بدکار کو نصیب نہیں کہ اس کا قلب تو مردہ ہوتا ہے نیز اس میں صرف دنیا کے کمالات نہیں بلکہ امورِ دنیا میں اللہ کی معرفت وعظمت اور کاروبارِ حیات میں آخرت کی فلاح اور دارین کی کامیابی سمودی گئی ہے اس سے ثابت ہے کہ معرفتِ الٰہی کا محل قلب ہے جب تک قلب ذاکر نہ ہوگا محض باتیں ہوتی رہیں گی ان پر اللہ کی معرفت مرتب نہ ہوگی اور نہ ہی ان خوبصورت باتوں سے اصلاحِ احوال ہو سکے گی یہ کلام آپ کے قلب پر اس لیے نازل کیا گیا ہے کہ آپ بھی پہلے انبیاء کی طرح لوگوں کو برے اعمال کے بُرے انجام سے خبردار کریں اور اسے واضح عربی زبان میں نازل کیا گیا ہے اس سے علماء نے استدلال فرمایا ہے

قرآن صرف عربی متن کا نام ہے

کہ قرآن صرف متن کا نام ہے اردو انگریزی یا دوسری زبانوں کے تراجم نہ تو قرآن کہلائیں گے نہ وہ قرآن کی جگہ نماز میں پڑھے جا سکیں گے سوائے اس کے کہ کوئی نو مسلم ہو اور قرآن کا حرف بھی نہ پڑھ سکتا ہو تو چند روز سیکھنے تک کسی زبان کا سہارا لے پھر اس کے مضامین مثلاً توحید و رسالت حشر نشر وغیرہ وہی تو ہیں جو پہلی کتابوں میں بھی تھے اور خود اس عظیم الشان نبی کی بعثت اور قرآن کے نزول کی خبر بھی پہلی کتابوں میں موجود ہونے کیا یہ بجائے خود بہت بڑی دلیل نہیں کہ بنی اسرائیل کا ہر پڑھا لکھا بندہ اس سے واقف ہے۔ یہ تو محض عناد کے باعث نہیں مان رہے جو اس قدر سخت ہے کہ اگر یہ قرآن کسی غیر عرب پر بھی نازل ہوتا اور وہ ان کے سامنے پڑھ دیتا جس کا عربی بولنا بھی معجزہ ہوتا تو بھی یہ نہ مانتے اس لیے کہ ان کی بدکاری اور گناہ کی شامت کے طور پر ہم نے ان کے دلوں میں انکار

مسلسل گناہ قلب سے قبولیت کی استعداد ختم کر دیتا ہے

کو دھنسا دیا ہے ثابت ہے کہ مسلسل گناہ آلود زندگی قلب سے قبولیت کی استعداد ضائع کر دیتی ہے اور حق کا انکار اس میں جم جاتا ہے۔ ہاں یہ مجبور ہو کر مانیں گے جب عند الموت یا آخرت میں عذاب ان کے سامنے آجائے گا درآں حال کہ یہ اس کی اُمید نہ کرتے ہوں گے اچانک دیکھ کر چیخ اٹھیں گے کہ اگر اب مہلت مل جائے تو ہم ایمان لے آئیں گے مگر تب مہلت نہ ملے گی۔ یہ اب تو کہتے ہیں آپ عذاب لائیے مگر انہیں عذاب کی جلدی کیا ہے وہ تو انہیں اگر برسوں بھی مہلت ملتی رہی تب بھی

آخر واقع ہو کر رہے گا اور مہلت بھی کفر میں ضائع کر دی تو محض لمبی عمر انہیں فائدہ نہ دے گی نہ دولتِ دنیا عذاب کو ٹال سکے گی اور یہ تو قانونِ قدرت ہے کہ ہر قوم کو مہلت دی جاتی رہی جو قومیں تباہ ہوئیں انہیں مہلت بھی ملی اور ان کے پاس نصیحت کرنے والے یعنی انبیاء بھی آئے کہ اللہ اس سے پاک ہیں کہ کسی کو گمان گزرے کہ اس کے ساتھ زیادتی کی گئی۔

نیز کفار کا یہ الزام کہ یہ باتیں ان کو شیطان پڑھاتا ہے بھی کسی طور قابلِ غور نہیں ہو سکتا کہ شیطان بُرائی اور کفر و شرک کی تعلیم دیتا ہے جس پر وہ خود عمل کر رہے ہیں بھلا توحید اور اخلاقِ عالیہ کی تعلیم شیطان کیونکر دے گا یہ تو اس کا کام ہی نہیں اور قرآن تو ایسا کلام ہے کہ شیطان تو اس کے سننے تک کی تاب نہیں لا سکتا اس کی آواز سے بھاگتا ہے لہذا اے مخاطب کبھی بھی اللہ کی عبادت میں کسی دوسرے کو شریک نہ کر کہ ایسا کرنے والا آخر عذاب میں گرفتار ہوتا ہے کہ یہ شیطانی تعلیمات کا نتیجہ ہے۔

اور آپ اپنے قریبی اعزّہ کو کفر و شرک کے انجام بد سے ڈرائیں کہ قریبی عزیز دوسروں سے زیادہ مستحق ہیں پھر دوسروں تک بات پہنچائیں اور جو بھی قبول کر لے اس پر شفقت فرمائیں جو قبول نہ کرے اسے واضح کر دیجیے کہ میں تمہارے اعمال و کردار سے بیزار ہوں صرف ان لوگوں کو ساتھ رکھیے جو صدق دل سے ایمان لائیں محض کثرت کی ضرورت نہیں بلکہ افراد کی بجائے اللہ پر بھروسہ کیجیے جو زبردست قوت والا اور رحم کرنے والا ہے وہ آپ کو ہر حال میں نگاہ میں رکھتا ہے جب آپ اس کی عبادت کرتے ہیں تب بھی اور جب دوسرے عبادت گزاروں میں ہوتے ہیں تب بھی وہ سننے والا بھی ہے اور ہر حال سے واقف بھی۔

عامل کس طرح کے لوگ ہوتے ہیں

آپ کو یہ بھی بتا دیا جائے کہ شیطانی اعمال کرنے والے لوگ کیسے ہوتے ہیں جن پر شیطان اور اس کے مضامین نازل ہوتے ہیں وہ لوگ سخت جھوٹے اور بدکار ہوتے ہیں کہ کچھ حاصل کرنے کے لیے ویسی ہی صفات ضروری ہوتی ہیں جیسی دینے والے میں ہوں شیطان بھی سُنی سنائی اور جھوٹی بات ان سے کہتا ہے اس میں پھر وہ اپنے پاس سے جھوٹ ملاتے ہیں اور یوں کوئی ایک آدھ بات اتفاقاً سچ اور باقی فسانہ جھوٹ ہوتا ہے جبکہ آپ کا کردار اور گفتار دونوں اس سے پاکیزہ تر ہیں۔

شعر کی اصطلاحی تعریف

کفار کا یہ کہنا کہ یہ باتیں شاعرانہ ہیں بھی درست نہیں۔ اصطلاح میں شعر محض خیالی باتوں کو کہا جاتا ہے مسجع و مقفیٰ عبارت کو نہیں اگر غزل و نظم کو بھی شعر کہا جانے لگا اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اکثر کلام محض خیالی اور عملی دنیا میں ناممکن و غلط باتوں پر مبنی ہوتا ہے اور شاعروں کی باتوں میں آکر ان کے پیچھے چلنے والے گمراہ لوگ ہوتے ہیں نیز شاعر محض خیالی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں جبکہ جو کچھ کہتے ہیں وہ نہ کرتے ہیں اور نہ کرنا ممکن ہوتا ہے سوائے ان شاعروں کے جو ایمان سے مالا مال ہوتے اور نیک اعمال اپنائے یعنی شعروں میں بھی نیکی اللہ کی تعریف اور رسول اللہ ﷺ کی نعت اور اطاعت کی بات کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے ہیں قلبی، عملی اور زبانی ہر طرح سے کہ ان کا شعر بھی اللہ کی یاد دلاتا ہے اور کفار کے مقابلہ میں ظلم کا جواب دینے کے لیے جنہوں نے شعر کہے یہ ان کا حق تھا کہ ان پر ظلم کیا گیا تھا لہٰذا آپ کے متبع تو دنیا کے مثالی انسان ہیں۔ بھلا آپ کو شاعر یا آپ کے ارشادات کو شاعرانہ کہنا ہرگز درست نہیں اور ایسا کہنے والے ظالم بہت جلد دیکھ لیں گے کہ وہ کس انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔

الحمد للہ سورہ شعراء تمام ہوئی اللہ کریم قبول فرما کر تکمیلِ تفسیر کی توفیق بخشیں آمین۔ ۵ رمضان المبارک ۱۴۱۴ ہجری ۹۴-۲-۱۷ء